

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

فضائل

مصباح الدجى

حضرت مولانا يوسف مطاره حفظه الله

Hadhrat Moulana Yusuf Motala

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی اَمَّا بَعْدُ :

قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی : اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ،

یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا صَلُّوا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِیْمًا .

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ ،

اِنَّكَ حَمِیدٌ مُّجِیدٌ .

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ ،

اِنَّكَ حَمِیدٌ مُّجِیدٌ

یہ آیت ہمیں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ایک حکم دے رہی ہے کہ

اللہ عزوجل اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر درود اور رحمت بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! صَلُّوا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِیْمًا - تم بھی صلوٰۃ و سلام میرے حبیب پر بھیجا کرو۔

ہر ایک کو حکم دیا گیا ہے ” صَلُّوا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِیْمًا “ کہ تم صلوٰۃ و سلام پڑھو۔ اور پھر کیسے پڑھا جانا چاہئے تو یہ الفاظ بھی سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تعلیم فرمائے۔ ان کلمات اور الفاظ کے ذریعہ بھی ہم پڑھ سکتے ہیں۔ اور بہت سے درود و سلام کے صیغے اللہ کے نیک بندوں پر الہام کئے گئے اور ان کے فوائد و فضائل انہیں بتائے گئے، ان کے ذریعہ امت تک پہنچے۔

درود شریف کے جتنے صیغے ہیں اور جن کلمات سے درود شریف پڑھا جاسکتا ہے، ان میں سب سے افضل ترین درود، درود ابراہیمی ہے، جو میں نے آپ کے سامنے خطبہ میں پڑھا۔ یہ صحاح کی کتابوں میں بھی مروی ہے۔ کسی روایت میں ایک کلمہ کا اضافہ ہے، کسی میں کم ہے۔



جس طرح میں نے پڑھا وہ مختلف تھا۔ وہی درود شریف ہے مگر اور طریقہ سے، جیسے
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ ،
 وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِي
 الْعَالَمِيْنَ ، اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ۔

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر جس درود شریف میں ہے تو یہ درود شریف سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا۔ یہ سب سے افضل ہے۔

اور جن کلمات سے بھی آپ درود پڑھیں گے تو وہ حق تعالیٰ شانہ کے یہاں قبول ہے، مقبول ہے۔ آپ اسے بھی پڑھ سکتے ہیں اور جو درود شریف صحابہ کرام نے ہمیں بتایا، اللہ کے نیک بندوں نے ہمیں بتایا، وہ بھی پڑھا جاسکتا ہے۔

چونکہ صحابہ کرام نے مختلف اوقات میں مختلف درود شریف آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنے اور انہوں نے اس کو روایت کیا، یہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالتِ شان، آپ کی بلندی اور عظمت کی دلیل ہے۔ کہ جتنے صیغے الگ الگ بناتے چلے جاؤ، پھر بھی سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ عالی کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔ شانِ عالی کو جتانے کے لئے حق تعالیٰ نے یہ انتظام فرمایا کہ مختلف صحابہ کرام مختلف الفاظ سے درود شریف روایت کرتے ہیں۔

﴿۲﴾

جیسے علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ”الاذکار“ میں ایک اور درود شریف کو افضل قرار دیا:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَزْوَاجِهِ وَدُرَرِيِّتِهِ
كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى
اٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَزْوَاجِهِ وَدُرَرِيِّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ
، اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ .

علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ درود شریف افضل الاذکار ہے اور افضل الصلوات ہے۔

﴿۳﴾

علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ”الجوہر المنظم“ میں بہت سے صیغے جمع فرماتے ہیں۔ اس کے بعد فرماتے ہیں کہ یہ مختلف درود شریف صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے مروی ہیں، ان میں جو افضل قرار دئے گئے، وہ الگ الگ کلمات، الگ الگ الفاظ سے آپ نے سنے۔ انہوں نے فرمایا کہ افضل درود شریف کے کلمات کو ایک درود شریف میں جمع کیا گیا ہے، وہ یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَزْوَاجِهِ اُمَمَاتِ
الْمُؤْمِنِيْنَ وَدُرَرِيِّتِهِ وَاَهْلِ بَيْتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِي

الْعَالَمِينَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَذُرِّيَّتِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ، كَمَا يَلِيقُ بِعَظِيمِ شَرَفِهِ وَكَمَالِهِ بِرِضَاكَ عَنْهُ وَمَا تُحِبُّ وَتَرْضَى لَهُ، دَائِمًا أَبَدًا، بِعَدَمِ مَعْلُومَاتِكَ، وَمِدَادِ كَلِمَاتِكَ، وَبِرِضَا نَفْسِكَ، وَزِينَةِ عَرْشِكَ، أَفْضَلَ صَلَوةٍ وَأَكْمَلَهَا وَأَتَمَّهَا كُلَّمَا ذَكَرَكَ وَذَكَرَكَ الدَّاكِرُونَ وَعَقَلَ عَنْ ذِكْرِكَ وَذَكَرِهِ الْعَافِلُونَ، وَسَلِّمْ تَسْلِيمًا كَذَلِكَ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ.

اس درود شریف کے بارے میں علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس میں تمام افضل کلمات کو جمع کیا گیا ہے۔



اسی طرح ایک اور درود شریف علامہ شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ”کشف الغمہ“ میں نقل کیا۔ آپ فرماتے ہیں کہ یہ درود شریف بڑا پیارا ہے اور یہ بڑی فضیلت والا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، وہ کلمات نقل کئے۔ فرمایا إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى نَفْسِكُمْ أَوْ عَلَى نَفْسِ مَنْ تَحِبُّونَ أَوْ عَلَى نَفْسِ مَنْ كَرِهْتُمْ فَقُولُوا کہ جب تمہیں درود پڑھنا ہو تو اس طرح پڑھو:

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ. اللَّهُمَّ وَتَرَحَّمْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا

تَرَحَّمْتَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَعَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ، اَللّٰهُمَّ وَتَحَنَّنْ مُحَمَّدًا وَعَلَىٰ
 آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَحَنَّنْتَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَعَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ، اَللّٰهُمَّ وَسَلِّمْ
 عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا سَلَّمْتَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَعَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ
 مَّجِيدٌ.

اس کی خصوصیت انہوں نے بیان فرمائی، علامہ شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے
 ہیں، کہ صاحبِ شفا نے لکھا ہے کہ یہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت سے منقول
 ہے، جو گھر والے ہمیشہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنتے رہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اپنے بیٹے حسین رضی اللہ عنہ کو تعلیم فرمایا۔ انہوں
 نے اپنے بیٹے حضرت علی رحمۃ اللہ علیہ کو تعلیم فرمایا۔

﴿۵﴾

ایک اور درود شریف حضرت رونیغ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ
 صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو یہ درود شریف پڑھے گا، اس کے لئے میری شفاعت واجب
 ہے۔ اور روایت کے متعلق علامہ ابن کثیر جو بہت بڑے محدث ہیں، فرماتے ہیں کہ یہ روایت
 حسن ہے، اور مختصر بھی ہے۔ وہ درود شریف ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَاَنْزِلْهُ الْمَنْزِلَ الْمُقَرَّبَ مِنْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حق تعالیٰ شانہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب خاص قیامت میں، جنت میں
 ہمیں بھی عطا فرمائے۔



علامہ شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے کچھ درود شریف ایسے بیان فرمائے ہیں کہ جن کے پڑھنے کی فضیلت اور تاثیر یہ ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوتی ہے۔ مگر یہاں یہ معلوم ہونا چاہئے کہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ لوگ اس تمنا میں مستقل وظیفہ پڑھتے ہیں، نمازیں پڑھتے ہیں، صلوٰۃ الحاجۃ پڑھتے ہیں، دعائیں کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ میں اپنے متعلق سوچتا ہوں کہ ہمارا کیا منہ؟ کس منہ سے ہم یہ تمنا کریں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم میرے لئے تکلیف فرمائیں، مجھے زیارت ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی عقل دے، سمجھ دے۔

علامہ شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس مقصد کے لئے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہو، یہ درود شریف بیان فرمایا:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُرُوْحِ مُحَمَّدٍ فِي الْاَمْرَوٰحِ وَعَلٰی جَسَدِهِ فِي الْاَجْسَادِ، وَعَلٰی قَدْرِہٖ فِي الْقُبُوْرِ
 علامہ شعرانی رحمۃ اللہ علیہ ہی نے ایک اور درود شریف بیان فرمایا جو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی روایت سے کتابوں میں ذکر کیا گیا ہے۔ وہ درود شریف ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ فِي الْاَوَّلَيْنِ وَالْاٰخِرَيْنِ وَفِي الْعَمَلِ الْاَعْلٰی اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ۔



ایک اور درود شریف انہوں نے اس شفاعت کے لئے ذکر کیا۔ دونوں جہاں میں سب سے اہم ترین ضرورت جو کسی انسان کو پیش آئے گی، وہی گھڑی ہے جس کے لئے یہ درود

شریف ہے، کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری شفاعت فرمائیں گے۔ وہ درود شریف یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَوةً تَكُوْنُ لَكَ رَحْمَةً، وَلِحَقِّهِ اَدَاءً، وَاَعْطِهِ الْوَسِيْلَةَ وَالْمَقَامَ الَّذِي وَعَدْتَهُ.

جو یہ درود شریف پڑھے گا اس کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وعدہ فرمایا ہے کہ مَنْ قَالَهَا وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي۔
اللہ تعالیٰ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت ہمارے لئے مقدر فرمائے۔



اسی طرح حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ایک جماعت نے ایک درود شریف روایت کیا، اس کی فضیلت اس طرح بیان کی گئی کہ ایک غریب انسان ہے اور وہ مالداروں کو دیکھتا ہے کہ وہ زکوٰۃ، صدقات، خیرات لٹاتے ہیں، اسے افسوس ہوتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان غرباء کے لئے یہ خاص طور پر بیان فرمایا کہ اگر غرباء یہ درود شریف پڑھا کریں، تو اصحابِ اموال سے بڑھ کر ثواب پائیں گے۔ وہ یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلٰی الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ.



ایک اور درود شریف علامہ شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے بہت پیارا بیان فرمایا، اسے وہ اپنے شیخ حضرت علی خواص سے نقل فرماتے ہیں۔

’اپنے شیخ سے درود شریف نقل فرماتے ہیں‘۔ اس سے مجھے یاد آیا کہ میں نے ایک درود شریف حضرت شیخ قدس سرہ کی طرف منسوب کر کے ایک کارڈ کی شکل میں چھپوایا تھا۔ جب میں نے ہمارے بھائی جان نور اللہ مرقدہ کو وہ کارڈ بھیجا، انہوں نے مجھے لکھا کہ میں نے حضرت شیخ قدس سرہ سے ایک مرتبہ درود شریف کے متعلق پوچھا تھا کہ حضرت کونسا درود شریف پڑھتے ہیں، تو حضرت نے مجھے فلاں درود شریف بتایا تھا اور آپ نے جو درود شریف اس میں لکھا ہے وہ اس سے مختلف ہے۔ جب میں نے حضرت سے پوچھا تھا اور حضرت نے بتایا تھا، وہ درود شریف یہ تھا:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ صَاحِبِ الْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ وَالْحَوْضِ الْمَوْرُوْدِ وَالشَّفَاعَةِ الْكُبْرٰى وَمَنْ دَنَا فَتَدَلَّی فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰی وَعَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَاءِ وَ الْمُرْسَلِیْنَ وَ الْمَلَائِكَةِ وَ الْمَلَائِكَةِ الَّذِیْنَ لِيْ تَعْلُوْهُمْ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ عَلٰی الْاَرْضِ الَّذِیْ اُدْفِنُ فِیْهَا وَ عَلٰی الْاَرْضِ الَّذِیْ عَصِيْتُكَ عَلَیْهَا وَ عَلٰی اِلٰهِ وَ اَصْحَابِہٖ وَ اَتْبَاعِہٖ كَمَا هُوَ اَهْلُهُ كَمَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰی وَ بَعْدَ مَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰی، كَلِّمًا ذَكَرْهُ الذَّاكِرُونَ، وَ كَلِّمًا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِہِ الْغَافِلُونَ۔

حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ کا درود شریف کا معمول جن دنوں بھائی جان نے پوچھا ہوگا، کسی اور درود شریف کا رہا ہوگا۔ اور جن دنوں میں نے پوچھا، تو اس درود شریف کا رہا ہوگا۔ تو کوئی تیس، پینتیس برس پہلے کا چھپا ہوا دوستوں کے پاس اب تک بھی محفوظ ہے۔



جو درود شریف حضرت علامہ شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے شیخ علی خواص سے لیا، اس کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ان کلمات کے ساتھ جب وہ مجھ پر درود شریف پڑھتا ہے تو سب سے زیادہ وہ میرا مقرب بنتا ہے۔ جب سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ قریب ہو گا تو قریب ہونے کے معنی کہ نیند میں، خواب میں بھی زیارت ہو سکتی ہے، بیداری میں بھی ہو سکتی ہے۔

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ صاحب قاموس علامہ مجد الدین فیروز آبادی سے نقل فرماتے ہیں کہ انہوں نے امام سمرقندی کے حوالہ سے بیان کیا کہ جو بھی یہ درود شریف پڑھے گا **إِلَّا أَحَبَّه النَّاسُ** انسانوں کو اس سے محبت ہو گی۔ ہر شخص اس کو محبت کی نگاہ سے دیکھے گا، اور قبولیت اس کے لئے رکھ دی جائے گی۔

اسی طرح اس کی ایک اور فضیلت بیان کی گئی کہ جس نے یہ درود شریف پڑھا تو **فَقَدْ فَتَحَ عَلَى نَفْسِهِ سَبْعِينَ بَابًا مِّنَ الرَّحْمَةِ** اور رحمت کے ستر دروازے اس کے لئے کھول دیئے جائیں گے۔

اس کی فضیلت میں ایک قصہ بھی بیان کیا گیا ہے۔ بنی اسرائیل کے انبیاء میں ایک نبی ہیں جن کا نام ہے اسموئیل، وہ تبلیغ میں مصروف تھے۔ انہیں جھٹلایا جاتا اور مارا جاتا، پیٹا جاتا، ایذا پہنچائی جاتی۔ ایک چھوٹی سی جماعت چالیس افراد کی ان کے ساتھ، حضرت اسموئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ہیں۔ ان کو سمندر میں ڈبونے کے لئے ایک فوج ان پر مسلط کر دی گئی۔ وہ انہیں گھیر کر پانی کے کنارے لے گئے کہ اب تمہیں اس سمندر میں پھینک دیا جاتا ہے۔

جیسے حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے دعا مانگی تھی کہ اے خدا! تو نے میرے لئے جو شجرہ ممنوعہ قرار دیا تھا۔ ”وَلَا تَقْرَبَا هَذِهِ الشَّجَرَةَ“ کہ اس درخت کے قریب بھی مت جانا۔ الہی! مجھ سے قصور سرزد ہو گیا اور میں نے اس سے کھالیا۔ تو تو میرا یہ قصور معاف فرما۔ اس کے لئے توسل کیا سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ عالی سے، کہ آپ کے وسیلہ سے معاف فرمادے۔

اسی طرح یہ بنی اسرائیل کے نبی حضرت اسموئل علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی جب دشمنوں کے گھیرے میں، اور ان کے قبضہ میں پہنچ گئے تو وہاں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ لاتے ہیں اور اپنے ساتھیوں سے فرماتے ہیں کہ یہ درود شریف پڑھنا شروع کرو:

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى مُحَمَّدٍ ، آپ بھی کہئے صَلَّى اللّٰهُ عَلَى مُحَمَّدٍ ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَى مُحَمَّدٍ .

مختصر درود شریف ہے، ہر گھڑی، ہر وقت، ہر سانس آپ پڑھ سکتے ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اس کا ورد ہمارے لئے بھی آسان فرمائے۔ جو لوگ نماز نہیں پڑھتے، ان کی سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ نمازی کیسے رات کے ساڑھے گیارہ بجے عشاء کی نماز پڑھ کر گھر جاتے ہیں، پھر فجر میں چار بجے اٹھ کر چلنا شروع کر دیتے ہیں اور مسجد کی طرف دوڑتے ہیں۔ ان کے لئے کتنا مشکل معلوم ہوتا ہے اور یہ نمازی جو پابندی کرنے والے ہیں، ان کے لئے کتنا آسان ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے یہ مختصر درود شریف ہر وقت ہماری زبان پر رہے اور ہم اسے ہر وقت پڑھتے رہیں۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَى مُحَمَّدٍ ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَى مُحَمَّدٍ .

اور بھی فضائل اور قصے علامہ شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کئے ہیں اور دوسرے حفاظ نے بھی بیان کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ عالی کو اپنے دلوں میں بسانے کی ہمیں توفیق عطا فرمائے۔



اور ایک درود شریف حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، جس کی وہ فضیلت بیان فرماتے ہیں کہ پڑھنے والا اگر کھڑا ہے تو بیٹھنے سے پہلے مغفرت کی جاتی ہے اور بیٹھ کر پڑھتا ہے تو کھڑے ہونے سے پہلے اس کی مغفرت ہو جاتی ہے۔ وہ درود شریف یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِهِ وَسَلِّمْ.



علامہ سبّاعی رحمۃ اللہ علیہ ایک بزرگ ہیں، شارحِ دلائل، دلائل الخیرات کی ایک شرح کے حوالہ سے درود شریف نقل فرماتے ہیں، جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

اَللّٰهُمَّ يَا رَبَّ مُحَمَّدٍ وَ اِلَ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اِلَ مُحَمَّدٍ وَ اَعْطِ مُحَمَّدًا الدَّرَجَةَ
وَالْوَسِيْلَةَ فِي الْجَنَّةِ. اَللّٰهُمَّ يَا رَبَّ مُحَمَّدٍ وَ اِلَ مُحَمَّدٍ اِجْزِ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا هُوَ اَهْلُهُ.

فرماتے ہیں کہ پڑھنے والا جب یہ درود پڑھتا ہے تو ایک ہزار دنوں تک ستر فرشتے لکھتے لکھتے تھک جاتے ہیں۔ تمثیل کے طور پر سمجھانے کے لئے کہا گیا ہے تھک جاتے ہیں۔ ورنہ

فرشتے تو ایک مشین کی طرح ہیں، وہ کسی کام سے نہ تھکتے ہیں، نہ اکتاتے ہیں۔ حق تعالیٰ شانہ نے انہیں جس کام پر لگا دیا ہے اسی میں وہ لگے رہتے ہیں۔

﴿۱۳﴾

اسی طرح ایک درود شریف ہے:

جَزَى اللّٰهُ عَنْكَ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هُوَ أَهْلُهُ. فرماتے ہیں اس کی فضیلت بھی اسی طرح کی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کی مغفرت فرمائے۔ امت مسلمہ کی مغفرت فرمائے۔ تمام انسانیت پر رحم فرمائے۔ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِهِ وَبَارِكُ وَسَلَّمَ.

﴿۱۴﴾

ہمارے حضرت، شیخ الحدیث، قطب الاقطاب حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی قدس سرہ کا ساری عمر کا ایک معمول رہا، سفر میں، حضر میں کبھی تخلف نہیں ہوا۔ وہ جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد ایک درود شریف کا معمول تھا۔ حضرت کے یہاں عصر کی نماز کے بعد اعلان ہوتا تھا کہ اپنی جگہ پر بیٹھے رہیں اور اسی مرتبہ یہ درود شریف پڑھ لیں:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰی اٰلِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا.

یہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

حضرت کے تو سارے ہی معمولات دائمی تھے۔ تین بجے تہجد میں اٹھنے کا معمول،

لمبی اذان کا معمول، سنتوں میں کئی کئی پارے پڑھنے کا معمول۔ کہ دو دن اور تین دن میں ساری عمر حضرت قرآن شریف ختم فرماتے رہے۔ اور رمضان المبارک میں روزانہ ایک قرآن شریف

سے زیادہ پڑھ لیتے تھے اور روزنامچہ میں، ڈائری میں لکھا جاتا، کسی رمضان میں تینتیس ﴿۳۳﴾، کسی میں چھتیس ﴿۳۶﴾ قرآن شریف پڑھے، کسی میں اڑتیس ﴿۳۸﴾ پڑھے۔

ایک رمضان میں امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی اتباع میں حضرت نے کوشش فرمائی کہ ایک قرآن شریف دن میں پڑھیں، ایک رات میں پڑھیں۔ حضرت نے چھپن ﴿۵۶﴾ قرآن شریف اس رمضان میں پڑھے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن کریم سے شغف عطا فرمائے اور معمولات کی پابندی پر استقامت اور دوام عطا فرمائے۔

﴿۱۵﴾

درود شریف کے صیغہ حضرت شیخ قدس سرہ نے فضائل درود شریف میں جمع فرمائے ہیں، فضائل بھی تحریر فرمائے ہیں۔ وہاں یہی کلمات ہیں جو میں نے عرض کئے۔ مگر امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب احیاء العلوم میں یہی کلمات تھوڑی سی ترمیم کے ساتھ دوسری روایت سے نقل کئے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے ”مَنْ صَلَّى عَلَىٰ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ ثَمَانِينَ مَرَّةً غُفِرَ لَهُ دُخَانُ ثَمَانِينَ سَنَةً“ جو مجھ پر جمعہ کے دن اسی مرتبہ درود شریف پڑھے گا تو اسی برس کے گناہ معاف ہوں گے۔ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكَ“ پوچھا یا رسول اللہ! کسی طرح ہم پڑھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یوں پڑھو:

”اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ.“

اور ایک مرتبہ پڑھ کر کے شمار کرنے اور گننے کے لئے ایک انگلی بند کر لو، یا ایک دانہ ہٹا دو۔ اس طرح اسی مرتبہ پڑھنے کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فضیلت بیان فرمائی کہ

اس کے اسی برس کے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ ساری عمر کے گناہ پانچ منٹ کے عمل سے معاف ہو جاتے ہیں۔ یہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل امت کو جو انعامات ملے، ان میں سے ایک انعام یہ درود شریف اور اس کے فضائل ہیں۔



ایک بزرگ ہیں عارف مرسی غالباً ابو العباس مرسی ہیں۔ انہوں نے یہی درود شریف تھوڑی سی ترمیم کے ساتھ اور تعداد کو آگے پیچھے کر کے بیان فرمایا کہ جو پانچ سو مرتبہ چوبیس گھنٹوں میں یہ درود شریف پڑھ لیا کرے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰی اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ۔ اس کی فضیلت انہوں نے بڑی عظیم الشان بیان فرمائی۔ فرماتے ہیں کہ یہ شخص اپنی زندگی میں بیداری کی حالت میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کر پائے گا۔



اسی طرح یافعی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ”بستان الفقراء“ میں بیان فرماتے ہیں کہ یہی درود شریف ہے مگر الفاظ تھوڑے سے شیخ مرسی کی روایت سے الگ بیان کئے۔ تعداد پانچ سو کے بجائے ایک ہزار بیان فرمائی، درود شریف یہی ہے۔

یافعی نے اپنی کتاب ”بستان الفقراء“ میں جو ذکر کیا ہے، اس میں یہ حدیث لائے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جمعہ کے دن جو ایک ہزار مرتبہ یہ درود شریف پڑھے:

”اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ“

اس درود شریف کی فضیلت ایک تویہ ہے ”فَاللّٰهُ يَزِيْرُ رَبِّهٖ“ کہ حق تعالیٰ شانہ کی اسے زیارت ہوگی۔ ”اَوْ ذَبَّيْهٖ“ یا اپنے نبی اکرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ زیارت کر پائے گا۔ ”اَوْ مَنَزِلَتْهُ فِي الْجَنَّةِ“ یا جنت میں جو جگہ اس کے لیے مخصوص کر دی گئی ہے، اسے دیکھ پائے گا۔



اسی طرح پیران پیر سیدنا عبد القادر جیلانی نور اللہ مرقدہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے اسی درود شریف کو ذکر کیا ہے اور اس کی ادائیگی کا ایک اور طریقہ بیان فرمایا ہے۔

چنانچہ غنیۃ الطالبین میں وہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ صَلَّى لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ تَحْتَتَيْنِ کہ جو جمعہ کی رات دو رکعت پڑھے اور ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ، آیت الکرسی ایک ایک مرتبہ پڑھے اور پندرہ مرتبہ سورۃ اخلاص ”قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ“ پڑھے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد ایک ہزار مرتبہ یہ درود شریف پڑھے:

”اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے میری زیارت ہو سکے گی اور یہ بھی فرمایا کہ

”مَنْ رَأٰنِيْ فَاَلَهُ الْجَنَّةُ وَعُفِّرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَاَخَّرَ“ اللہ تبارک و تعالیٰ جنۃ الفردوس میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی کالی کالی کے سایہ میں جگہ دے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعلین مبارکین جو تیاں مبارک میں، خدام میں ہمیں بھی شامل فرمائیں۔

مختلف درود شریف کا مختلف بزرگوں کا اپنا تجربہ ہے۔ یہ جمعہ والا درود شریف ختم ہوا۔

﴿۱۹﴾

پھر ایک درود شریف حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا گیا ہے کہ جو سو مرتبہ یہ درود شریف پڑھے گا:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اَهْلِ بَيْتِهِ

اس کی فضیلت یہ بیان کی گئی کہ اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجتیں پوری فرمائیں گے۔ اور سو حاجات کی پھر تفصیل فرمائی کہ تیس ﴿۳۰﴾ حاجتیں دنیا کی حاجتوں میں سے دنیا میں پوری ہوں گی اور ستر ﴿۷۰﴾ اخروی حاجات پوری ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ ہماری داریں کی تمام حاجات کو پورا فرمائے۔

اسی طرح ایک اور درود شریف علامہ سباعی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں۔ اور درود شریف مختصر ہے اور اس کی تعداد بھی صرف تین ہے۔ روایت کرنے والے سعید بن عطار ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ ”مَنْ قَالَ هَذِهِ الصَّلَاةُ ثَلَاثًا حَيِّنْ يُمْسِئَ وَحَيِّنْ يُصْبِحْ“ کہ جو صبح و شام یہ درود شریف صرف تین تین مرتبہ پڑھے گا،

”هُدِمَتْ ذُنُوبُهُ وَلُحِیَتْ خَطَايَا“، پہلی فضیلت ہے، اس کے گناہ تمام معاف ہو جائیں گے۔ ”وَدَامَ سُورُهُ“ یہ دوسری فضیلت ہے، حق تعالیٰ شان پریشانی، کڑھن، رنج و ملال سے نجات دے کر سرور والی زندگی عطا فرمائیں گے۔

”وَأَسْتَجِیْبَ دُعَاؤُهُ“ تیسری فضیلت یہ ہے کہ اس کی دعا قبول ہوگی۔ وہ مستجاب الدعوات بنے گا۔

”وَأُعْطِیْ أَمَلُهُ“، جو اس کی تمنائیں ہوں گی دنیا و عقبیٰ کی، حق تعالیٰ شانہ پوری فرمائیں گے۔

”وَأَعِزَّنِي عَلَى عَدُوِّي“ دشمنوں کے مقابلہ میں حق تعالیٰ شانہ کی طرف سے اعانت اور مدد ہوگی۔

وہ درود یہ ہے:

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ فِي الْأَوَّلِينَ وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ فِي الْآخِرِينَ وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ فِي
التَّيْسِيَةِ وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ فِي الْمُرْسَلِينَ وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ فِي الْمَلَأِ الْأَعْلَى إِلَى يَوْمِ
الدِّينِ



سیدنا امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی ایک روایت کتاب الشفاء میں
مذکور ہے۔ اور اس روایت میں ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا جب وصال ہو گیا تو صحابہ
کرام کو کچھ نہیں معلوم کہ ابھی کیا کرنا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر کو کیا کریں؟ ہم
ساری عمر ہمارے سامنے رکھے، زیارت کرتے رہیں؟ یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی تجہیز و
تکفین ہوگی؟ تب اس کے لیے کمرہ کے کونہ سے آواز آتی ہے۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو
غسل و کفن دیا جائے۔

پھر کہاں دفن کیا جائے تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے روایت آپ صلی اللہ علیہ
وسلم کی حیات طیبہ میں زبان مبارک سے سنی تھی کہ تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام جہاں ان کا
وصال ہوتا ہے، وہیں انہیں دفن کیا جاتا ہے۔ اِلا ما شاء اللہ۔ جیسے حضرت یوسف علی نبینا وعلیہ
الصلوٰۃ والسلام کو اپنے اجداد کے پاس منتقل کیا گیا۔

حق تعالیٰ شانہ کی طرف سے غیبی آواز کے ذریعہ ان کی مدد ہوتی رہی۔ سرکارِ دو عالم
صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت سوچنے لگے کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نمازِ جنازہ کیسے ادا

کریں۔ فَسَلُّوا ابْنَ مَسْعُودٍ، اہل بیت ابن مسعود سے پوچھتے ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ شرف عطا فرمایا تھا کہ اگرچہ وہ اہل بیت میں سے نسلی طور پر نہیں تھے مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت کہ اہل بیت میں سے ان کو قرار دے رکھا تھا اور حکم تھا جب تم دیکھو کہ پردہ اٹھا ہوا ہے تو تمہیں دروازہ پر دستک دینے کی ضرورت نہیں۔ گھر میں داخل ہو سکتے ہو اور آجایا کرو۔

اسی لیے اہل بیت نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا کیا جائے؟ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَسْأَلُوا عَلِيًّا، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے مشورہ دیا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھو۔

خود نہیں پوچھا حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہ کیسے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے آنکھیں ملا سکیں۔ قیامت ہے اور ہوش اڑے ہوئے ہیں۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی پوچھنے کی اپنی ہمت نہیں ہے کہ خود حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عرض کریں۔ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَسْأَلُوا عَلِيًّا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھو۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اہل بیت پوچھتے ہیں کہ ہم کیا کریں؟ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ یہ درود پڑھو:

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا. لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ رَبِّي وَسَعْدَيْكَ. صَلَّوْا اللَّهُ الْبَرِّ الرَّحِيمِ وَالْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَالنَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءَ وَالصَّالِحِينَ وَمَا سَبَّحَ لَكَ مِنْ شَيْءٍ يَا رَبِّ الْعَالَمِينَ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ خَاتِمِ النَّبِيِّينَ وَسَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَإِمَامِ

الْمُتَّقِينَ وَرَسُولٍ رَبِّ الْعَالَمِينَ الشَّاهِدِ الْبَشِيرِ الدَّاعِي إِلَيْكَ يَا ذُنُكَ السِّرَاجِ
الْمُنِيرِ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ.

یہی نماز جنازہ ہو گئی، یہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جنازہ تھا جو اہل بیت نے پڑھ لیا۔
قرآن کریم کے علوم آخرت میں ہم پر کھلیں گے۔ امیر المؤمنین سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کتنا
پیارا اجتہاد فرمایا ہے۔ اگر یہ روایت صحیح ہے اور ان شاء اللہ صحیح ہوگی۔ امید یہی ہے کتاب الشفاء
معتبر کتاب ہے، اس میں مذکور ہے۔ کہ صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا سے حضرت علی رضی اللہ
عنہ نے نماز جنازہ کو مراد لیا اور اسی کے لئے اس آیت کو پڑھا۔ کیوں کہ صلوٰۃ جنازہ نام ہے نماز
کا، لیکن نہ رکوع ہے، نہ سجدہ ہے، نہ قعدہ ہے۔ قیام کے سواء اور کوئی چیز نہیں ہے۔ اللہ تبارک و
تعالیٰ قرآنی علوم ہم پر بھی کھول دے۔



کتاب الشفاء میں قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے، اور دلائل الخیرات میں جزولی
رحمۃ اللہ علیہ نے اور قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نے سلامہ کنندی رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے امیر
المؤمنین سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے ایک اور درود شریف نقل فرمایا ہے۔ پہلے میں
اس کو پڑھ لیتا ہوں، اس کے بعد اس کی فضیلت بیان کرتا ہوں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، اَللّٰهُمَّ دَاخِي الْمَدْحُوَاتِ وَبَارِئِ الْمَسْمُوكَاتِ اجْعَلْ
شَرَائِفَ صَلَوَاتِكَ وَنَوَاصِي بَرَكَاتِكَ وَرَأْفَةَ تَحَنُّنِكَ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ
وَرَسُولِكَ الْفَاتِحِ لِمَا أُغْلِقَ وَالْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ الْمُعْلَنِ الْحَقَّ بِالْحَقِّ وَالِدَّاعِيَ

لَجِيْشَاتِ الْاَبَاطِيْلُ كَمَا حَمَلَ فَاَصْطَلَعَ بِأَمْرِكَ بِطَاعَتِكَ مُسْتَوْفِزًا فِي مَرْضَاتِكَ
وَاعِيًا لَوْحِيكَ حَافِظًا لِعَهْدِكَ مَا ضَمِيًّا عَلَى نَقَازِ أَمْرِكَ حَتَّى أَوْرَى قَبَسًا لِقَابِسِ الْاَدِّ
اللّٰهُ تَصِلُ بِأَهْلِهِ أَسْبَابُهُ بِهِ هُدِيَّتِ الْقُلُوبُ بَعْدَ خَوْصَاتِ الْفِتَنِ وَالْإِثْمِ وَأَبْهَجَ
مُوضِحَاتِ الْأَعْلَامِ وَنَائِرَاتِ الْأَحْكَامِ وَمُنِيرَاتِ الْإِسْلَامِ فَهُوَ أَمِينُكَ الْمَأْمُونُ
وَحَازِنُ عِلْمِكَ الْمَحْزُونِ وَشَهِيدُكَ يَوْمَ الدِّينِ وَبَعِيْثُكَ نِعْمَةً وَرَسُولُكَ بِالْحَقِّ
رَحْمَةً. اَللّٰهُمَّ اَفْسَحْ لِيْ فِيْ عَدْلِكَ وَاجْزِهِ مَضَاعِفَاتِ الْخَيْرِ مِنْ فَضْلِكَ مُهَنْئَاتٍ لِّهِ
غَيْرِ مُكَدَّرَاتٍ مِّنْ فَوْزٍ ثَوَابِكَ الْمَحْلُوْلِ وَجَزِيلِ عَطَائِكَ الْمَعْلُوْلِ. اَللّٰهُمَّ اَعْلِ
عَلَى بِنَاءِ النَّاسِ بِنَاءَهُ وَأَكْرِمْ مَثْوَاهُ لَدَيْكَ وَنُزُلَهُ وَأَثْمِمْ لَهُ نُورَهُ وَاجْزِهِ مِنْ اَبْعَاطِكَ
لَهُ مَقْبُوْلَ الشَّهَادَةِ وَمَرْضِيَّ الْمَقَالَةِ اَدَامَنْطِقِ عَدْلٍ وَخُطَّةٍ فَصْلٍ وَبُرْهَانٍ عَظِيْمٍ.

یہ سلامۃ کندی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اس کی تعلیم
فرمایا کرتے تھے۔ مختلف روایات میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف کے بہت
سارے صیغے ہیں۔ مگر جو کلمات اس میں مروی ہیں وہ بڑی عظمت رکھتے ہیں۔ اور اس روایت کو
ابن ابی شیبہ نے اپنی مصنف میں بھی روایت کیا ہے۔ اسی طرح سعید بن منصور رحمۃ اللہ علیہ نے
بھی روایت کیا ہے۔ اگرچہ ایک صفحہ کا یہ درود شریف ہے۔ کاش مختصر درود شریف کی تلاش میں
ہم نہ رہیں۔ اور اپنی زبانوں کو ہر وقت درود شریف کے ساتھ مانوس رکھنے کی کوشش کرتے
رہیں۔



اسی طرح ایک اور درود شریف حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَحْسِنُوا الصَّلَاةَ عَلَيْهِ، کہ جب تم درود شریف پڑھو تو اس کا خیال رکھو کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے انہیں کلمات کے ساتھ یہ پیش ہو گا۔ اس لئے کوشش کرو فَأَحْسِنُوا الصَّلَاةَ عَلَيْهِ بہت اچھی طرح سے، اچھی کیفیت میں، اچھے حال میں، اچھے موڈ میں، انتہائی سرور میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اپنے قلب کا دروازہ کھول کر پھر درود شریف پڑھنا شروع کرو۔ فَأَحْسِنُوا الصَّلَاةَ عَلَيْهِ، یہ کلمات کے متعلق ہے کہ کلمات جو درود شریف کے ہیں وہ چن کر پیش کرنے چاہئیں۔

علامہ بکری نے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے قصیدہ کی شرح میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے اس درود شریف کو براہ راست آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کیا ہے۔ اور وہ درود شریف ہے:

اللَّهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَإِمَامِ الْمُتَّقِينَ
وَحَاثِمِ الثَّيْبِينَ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ إِمَامِ الْخَيْرِ وَقَائِدِ الْخَيْرِ وَرَسُولِ الرَّحْمَةِ، اللَّهُمَّ
ابْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُودَ الَّذِي يُعْطِيهِ بِهِ الْأَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ.

چونکہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے ہے۔ اسی لئے انہیں کی طرف اس کو منسوب کیا گیا ہے۔

﴿۲۳﴾

اسی طرح حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بھی ایک درود شریف کے کلمات ہمیں بتلائے، روایت کے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ قَالَهَا فِي حَضْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. کہ کسی صحابی نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں اسے پڑھا، وہ درود شریف یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا يَبْقٰی مِنَ الصَّلٰوةِ شَيْءٌ، وَارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّ اٰلَ مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا يَبْقٰی مِنَ الرَّحْمَةِ شَيْءٌ، وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا يَبْقٰی مِنَ الْبَرَكَاتِ شَيْءٌ، وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا يَبْقٰی مِنَ السَّلَامِ شَيْءٌ.

﴿۲۴﴾

اسی طرح امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک درود شریف اپنی کتاب احیاء العلوم میں بیان کیا جس کی احادیث کی تخریج علامہ عراقی رحمۃ اللہ علیہ نے کی ہے، احیاء العلوم کی احادیث کی جہاں انہوں نے تخریج کی ہے اس کے حوالے بیان کئے ہیں، ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے درود شریف روایت کیا ہے، وہ یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِضَائِلَ صَلَواتِكَ وَنَوَاصِي بَرَكَاتِكَ وَشَرَائِفَ زَكَواتِكَ وَرَأْفَتَكَ وَرَحْمَتَكَ وَتَحِيَّتَكَ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَخَاتِمِ النَّبِيِّيْنَ وَرَسُولِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ قَائِدِ الْخَيْرِ وَفَاتِحِ الْبِرِّ وَنَبِيِّ الرَّحْمَةِ وَسَيِّدِ الْاُمَّةِ. اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُودًا تُزَلِّفُ بِهِ قُرْبَهُ وَتُقَرِّرُ بِهِ عَيْنَهُ يَغِيْظُهُ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ. اَللّٰهُمَّ

أَعْطِهِ الْفَضْلَ وَالْفَضِيلَةَ وَالشَّرَفَ وَالْوَسِيلَةَ وَاللِّرْجَةَ الرَّفِيعَةَ وَالْمَنْزِلَةَ الشَّاهِدَةَ
 الْمُنِيفَةَ. اَللّٰهُمَّ اَعْطِ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا سُوْلَهُ وَبَلَّغُهُ مَا مُوْلَهُ وَاَجْعَلْهُ اَوَّلَ شَافِعٍ وَاَوَّلَ
 مُشَفَّعٍ. اَللّٰهُمَّ عَظِّمْ بُرْهَانَهُ وَثَقِّلْ مِيزَانَهُ وَاَبْلِجْ حُجَّتَهُ وَاَرْفَعْ فِيْ اَعْلَى الْمُقَدَّرِيْنَ
 دَرَجَتَهُ. اَللّٰهُمَّ احْشُرْنَا فِيْ زُمْرَتِهِ وَاَجْعَلْنَا مِنْ اَهْلِ شَفَاعَتِهِ وَاَحْيِنَا عَلٰى سُنَّتِهِ وَتَوَفَّنَا
 عَلٰى مِلَّتِهِ وَاُوْرِدْنَا حَوْضَهُ وَاَسْقِنَا بِكَاسِهِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَادِمِيْنَ وَلَا شَاكِيْنَ وَلَا مُبَدِّلِيْنَ
 وَلَا فَاتِيْنَ وَلَا مُفْتُوْزِيْنَ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ.



امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احیاء العلوم میں ایک درود شریف جمعہ کے دن کے لئے
 بیان فرمایا ہے کہ سات مرتبہ اسے پڑھا جائے، سات مرتبہ اس کے پڑھنے کا معمول رکھا جائے
 تو فرماتے ہیں کہ وَجِبَتْ لَهُ شَفَاعَتُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی
 شفاعت اس کے مقدر ہوگی۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَوةً تَكُوْنُ لَكَ رِضًا وَلِحَقِّهِ اَدَاءً، وَاَعْطِهِ
 الْوَسِيْلَةَ وَاَبْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِي وَعَدْتَهُ وَاَجْزِهِ عَنَّا مَا هُوَ اَهْلُهُ وَاَجْزِهِ
 اَفْضَلَ مَا جَاَزَيْتَ نَبِيًّا عَنْ اُمَّتِهِ وَصَلِّ عَلَيْهِ وَعَلٰى جَمِيْعِ اِخْوَانِهِ مِنَ النَّبِيِّيْنَ
 وَالصّٰلِحِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرَّاْحِمِيْنَ.



حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے کتاب الشفاء میں ایک درود شریف مروی ہے۔ اس کے متعلق فرماتے ہیں کہ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَشْرِبَ بِالنَّكَّاسِ الْأَوْفَى مِنْ حَوْضِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَقْلُهَا کہ جس کو یہ تمنا ہو اور چاہت ہو اور جس کا دل چاہتا ہو کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوضِ کوثر سے لبالب جاموں سے پینے کو ملے تو وہ یہ درود شریف پڑھے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَوْلَادِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ
وَاَصْهَارِهٖ وَاَنْصَارِهٖ وَاَشْيَاعِهٖ وَمُحِبِّيْهِ وَاُمَّتِهٖ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ اَجْمَعِينَ يَا اَرْحَمَ
الرَّاحِمِيْنَ.

اللہ تعالیٰ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک سے جام ہمارے لئے بھی مقدر فرمائے۔



علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک درود شریف بیان کیا علامہ مجد الدین فیروز آبادی سے۔ پہلے ایک مسئلہ نقل کیا۔ انہوں نے لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص یہ قسم کھالے کہ خدا کی قسم سب سے افضل ترین درود شریف میں پڑھوں گا، یہ درود شریف جو یہاں نقل کیا جاتا ہے، اس کے پڑھنے سے وہ اپنی نذر اور قسم سے بری ہو جائے گا۔ وہ درود شریف یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ وَسَلِّمْ عَدَدَ خَلْقِكَ وَرِضَا نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ .

یہ درود شریف اتنا افضل ترین کیوں قرار دیا گیا؟ کہ اس سے یہ قسم پوری ہو سکتی ہے، یہ نذر پوری ہو سکتی ہے۔ اس کی وجہ پھر بیان کی گئی کہ حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا ام المؤمنین تسبیح پڑھ رہی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم علی الصباح تشریف لے گئے۔ سرکار نے ملاحظہ فرمایا کہ وہ بیٹھی ہوئی تسبیح پڑھ رہی ہیں۔ جب بڑی چاشت کے بعد زوال سے پہلے حجرہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے تو دیکھا کہ حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا ابھی بھی پڑھ رہی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ارشاد فرمایا کہ علی الصباح میں گیا ہوں اس وقت سے لے کر اب تک، دیر تک تم یہ بیٹھ کر پڑھتی رہی۔

میں چار کلمے ایسے بتاتا ہوں کہ اگر تم ان کو تین دفعہ پڑھ لو تو یہ چار کلمے اتنے وزنی اور اتنے بھاری ہیں کہ اتنے گھنٹوں کی تسبیحات کو ایک پلڑے میں رکھا جائے اور یہ صرف چار کلمے دوسرے پلڑے میں رکھے جائیں، تو یہ چار کلمے والا پلڑا جھک جائے گا اور جو چار گھنٹوں کی تمہاری تسبیح والا پلڑا ہے، وہ اوپر چلا جائے گا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ چار کلمے بیان فرمائے، شَبَّحَانَ اللّٰهَ وَبِحَمْدِهِ، عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَا نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ۔ اصحاب السنن نے بھی اس روایت کو نقل کیا ہے۔

چوں کہ اس درود شریف میں یہ کلمات شامل ہیں جس نے اس کو اتنا وزنی بنا دیا اور افضل ترین بنا دیا کہ جس سے قسم کھانے والے کی قسم، نذر ماننے والے کی نذر پوری ہو سکتی ہے۔



علامہ یوسف فاسی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے، جو حضرت ابو العباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ یہ درود شریف المضاعف فضیلت رکھتا ہے کہ جس کی نیکیاں کہ ایک درود شریف پڑھنے سے دس نیکیاں ملتی ہے۔ تو وہ نیکیاں المضاعف، دگنی، ملٹی پل ہوتی رہتی ہے۔ وہ درود شریف یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ حَاءَ الرَّحْمَةِ وَ مِيْمًا الْمُلْكِ وَ دَالِ الدَّوَامِ السَّيِّدِ
الْكَامِلِ الْقَاتِحِ الْخَاتِمِ عَدَدَ مَا فِيْ عِلْمِكَ كَاتِبٌ اَوْ قَدْ كَانَ كَلَمًا ذَكَرَكَ وَ ذَكَرَهُ
الدَّاكِرُونَ وَ كَلَمًا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ وَ ذِكْرِهِ الْغَافِلُونَ صَلَوَةً دَائِمَةً بِدَوَامِكَ بَاقِيَةً
بِبَقَائِكَ لَا مُنْتَهٰى لَهَا دُونَ عِلْمِكَ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.



ایک بزرگ ہیں شیخ ابو عبد اللہ ابن نعمان۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی انہیں زیارت ہوتی رہی۔ یہاں تک کہ سودفعہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ حضرت شیخ ابو عبد اللہ ابن نعمان کو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں بہ کثرت زیارت ہوئی۔ یہاں تک کہ سو مرتبہ ہوئی۔ کہتے ہیں آخری مرتبہ میں انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اِنِّی الصَّلٰوۃ عَلَیْكَ اَفْضَلُ کہ آپ پر درود شریف کو نسا پڑھنا افضل ہے؟ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ درود شریف تعلیم فرمایا:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الَّذِي مَلَأَتْ قَلْبُهُ مِنْ جَلَالِكَ وَعَيْنُهُ مِنْ جَمَالِكَ
فَاَصْبَحَ فَرِحًا مَسْرُوْرًا مُّؤَيَّدًا مَّنْصُوْرًا، وَعَلٰی اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا، وَالْحَمْدُ
لِلّٰهِ عَلٰی ذٰلِكَ.



شرح دلائل الخیرات میں حسن بن علی اسوانی رحمۃ اللہ علیہ سے ایک درود شریف
منقول ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تُنْجِنَا بِهَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَهْوَالِ وَالْاَفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا
بِهَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ اَعْلٰی
الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصٰی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیَاةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ.

یہ درود تُنْجِنَا ہے، کچھ لوگ پڑھتے ہیں تُنْجِنَا۔ مگر جیسے اذان ہے کہ زبر زیر
آگے پیچھے کرنے کی کوئی گنجائش نہیں۔ یہ کلمات بھی اسی طرح پڑھنے چاہئیں جس طرح روایات
میں روایت نقل ہوتے چلے آئے ہیں۔ اپنی علمیت کے زور سے، صرف و نحو اور لغت کی آڑ سے
اس میں ایک کلمہ آگے پیچھے کرنے کی گنجائش نہیں۔ تُنْجِنَا کے معنی ہیں کہ فوراً اسی وقت، اسی
لحہ تو ہمیں نجات دے دے۔ اور تُنْجِنَا کے معنی ہیں آہستہ آہستہ نجات دے۔ کتنا فرق ہے،
اب ڈوبنے والا ڈوب رہا ہے، اس میں تو سیکند گئے جاتے ہیں۔ اس لئے تُنْجِنَا پڑھئے، تمام احوال و
مصائب سے فوراً تو ہمیں نکال لے۔

حضرت شیخ قدس سرہ کا جب ۷۹ء میں برطانیہ کا سفر ہوا، تو حضرت نے خدام کو ہدایت فرمائی تھی کہ جتنے ساتھی ہمارے ساتھ ہیں، وہ روزانہ ہزار مرتبہ یہ درود شریف اپنے سفر میں معمول رکھیں۔ پابندی سے پڑھتے رہیں۔

حضرت شیخ الاسلام مدنی قدس سرہ کے یہاں بھی درود تَنْجِیْنَا کی بڑی تاکید رہا کرتی تھی۔ اللہ تعالیٰ ہمارے لئے بھی یہ پڑھنا آسان فرمائے۔



امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف یہ درود شریف منسوب ہے۔ دونوں درود شریف میں پڑھ دیتا ہوں:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍۭ بِعَدَدٍ مِّنْ صَلَّیْ عَلَیْهِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍۭ بِعَدَدٍ مِّنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیْهِ
وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍۭ کَمَا اَمَرْتَ بِالصَّلٰوةِ عَلَیْهِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍۭ کَمَا تُحِبُّ اَنْ یُصَلِّ عَلَیْهِ
وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍۭ کَمَا تَنْبَغِی الصَّلٰوةُ عَلَیْهِ۔



دوسرا صَلَّی اللہ علیٰ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ کَلَّمَآذِکَرُکَ الذَّاکِرُونَ وَغَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْعَافِلُونَ۔

حضرت ابو العباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد آپ کو خواب میں دیکھا گیا۔ خواب دیکھنے والا پوچھتا ہے مَا فَعَلَ اللہ بِکَ پوچھا کہ حضرت، آپ کے ساتھ حق تعالیٰ شانہ نے کیا سلوک فرمایا؟ تو امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا غَفَرَ لَی کہ میری مغفرت ہو گئی۔ پوچھا کہ مغفرت کا سبب کیا چیز بنی؟ کس پر مغفرت ہوئی؟ حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ پانچ کلمات جن کے ذریعہ میں سرکارِ دو عالم

صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں درود شریف پیش کیا کرتا تھا۔ ان کلمات کی برکت سے میری مغفرت ہوئی۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اس درود شریف کی برکت سے ہماری بھی مغفرت فرمادے۔
 افطاری کا وقت قریب ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ امت مسلمہ کے حال پر رحم فرمائے۔ اہل ایمان جو جاچکے، جو روئے زمین پر ہیں، جو قیامت تک آئیں گے ان سب کی بخشش فرمائے۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں جام کوثر ہمیں عطا فرمائے۔

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا گیا، ان سے پوچھا گیا مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ؟ دیکھنے والے نے پوچھا کہ آپ کے ساتھ حق تعالیٰ شانہ کی طرف سے کیا معاملہ ہوا؟ فرمایا کہ مجھے معاف فرما دیا اور میری بخشش ہو گئی۔ عفو و کرم کا معاملہ ہوا۔ پوچھا کس عمل کے نتیجہ میں؟ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ كُنْتُ أَصْلَحَ بِهِنَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، پانچ کلمات سے جن کے ذریعہ میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت عالی میں درود شریف پیش کیا کرتا تھا۔ حضرت امام نے یہ پہلے والا درود شریف اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سے لے کر كَمَا تَنْبَغِي الصَّلٰوةُ عَلَيْهِ تک بیان فرمایا اور دوسرا درود شریف جو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب ہے، وہ یہ ہے:

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ كَلِمًا ذَكَرَهُ الدَّاكِرُونَ وَعَقَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْعَافِلُونَ

یہ الفاظ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے آپ کے شاگرد مزنی نے کتاب الرسالہ کے حوالہ سے نقل کیے ہیں، جو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک کتاب ہے۔

امام رافعی رحمۃ اللہ علیہ ابراہیم مروزی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ یہ درود شریف ہمارے نزدیک افضل الصلوٰۃ ہے۔ تمام درود شریف میں سب سے افضل ہے۔ اور اسے

انہوں نے افضل اس لئے قرار دیا کہ اس سے بڑی کامیابی کیا ہو سکتی ہے؟ کہ حضرت امام کو اس درود شریف کے نتیجے میں حق تعالیٰ شانہ کے یہاں عفو و بخشش ملی اور وہ آخرت پا گئے۔

اسی طرح عبد اللہ ابن حکم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا، میں نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا مَآ فَعَلَ اللَّهُ بِكَ؟ آپ کے ساتھ حق جل مجدہ کی طرف سے کیا معاملہ پیش آیا؟ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اللہ نے مجھ پر رحم فرمایا۔ میری مغفرت فرمادی۔ جس طرح دلہن پر پھول نچھاور کئے جاتے ہیں اور نقد پیسے، درہم و دنانیر نثر کئے جاتے ہیں، اس طرح میرا اعزاز کیا گیا۔ میں نے پوچھا کہ یہ مرتبہ اور اتنا اعزاز کیسے ملا؟ بلکہ خود امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی پوچھا جب آپ کو یہ اعزاز دیا جا رہا تھا، جس طرح یہ خواب دیکھنے والے پوچھتے ہیں۔ جیسے ہی امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ یہ سوچ رہے ہیں اپنے متعلق، کہ میرا یہ اکرام کیوں ہوا؟ تو ایک ندا آتی ہے فَقَالَ لِي قَائِلٌ کہنے والا کہتا ہے کہ آپ نے اپنی کتاب ”کتاب الرسالہ“ میں جو درود شریف لکھا ہے:

وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُونَ وَعَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْعَافِلُونَ.

اس کے نتیجے میں آپ کو یہ اعزاز ملا ہے۔

عبد اللہ ابن الحکم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں خواب دیکھ کر اٹھا اور میں نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب الرسالہ کھولی تو میں نے یہی الفاظ ان کی کتاب میں پایا۔

ایک اور طریق سے امام مزنی رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قصہ اس طرح مروی ہے کہ جب امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ آپ کے ساتھ کیا برتاؤ ہوا؟ تو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ

نے جواب دیا کہ غُفَرِیْ بِصَلَوٰةٍ صَلَّیْتُهَا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ فِی کِتَابِ الرِّسَالَةِ اور خود امام رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں وہ درود شریف بھی انہیں بتایا:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَلَّمَا ذَکَرَهُ الذَّاکِرُوْنَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ.

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کلمات سے درود شریف پڑھا، اس کے بدلہ میں آپ کو نجات ملی۔ صاحب المواہب اللدنیہ نے اور علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے القول البدیع میں ان واقعات کو ذکر کیا ہے۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ بھی احیاء العلوم میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل فرماتے ہیں کہ ابو الحسن شافعی نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق خواب دیکھا، اُسی طرح کا جو یہاں بیان ہوا۔

ابو الحسن شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ فِی الْمَنَامِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللہِ! بِمَ جُوزِي الشَّافِعِي عَنْكَ حَيْثُ يَقُولُ فِی کِتَابِہِ الرِّسَالَةِ صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَلَّمَا ذَکَرَهُ الذَّاکِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ.

ابو الحسن شافعی کو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوتی ہے اور عرض کرتے ہیں یا رسول اللہ! امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب الرسالہ میں یہ درود شریف لکھا ہے، انہیں اس کا بدلہ آپ کے یہاں کیا دیا گیا؟ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جُوزِي عَنِّيْ اَنَّهُ لَا يُدْفَعُ لِلْحَسَابِ، سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ امام

شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو اس درود شریف کے بدلہ میں آخرت میں یہ بدلہ ملے گا کہ وہ بغیر حساب اور کتاب کے جنت میں داخل ہوں گے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ ہمیں بھی سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے نتیجے اس زمرہ میں شامل فرمائے۔

﴿۳۳﴾

ابوالحسن کرخی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف ایک درود شریف منسوب ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ مِلَّءَ الدُّنْيَا وَمِلَّءَ الْاٰخِرَةِ وَاَرْحَمْ مُحَمَّدًا وَاٰلَ مُحَمَّدٍ مِلَّءَ الدُّنْيَا وَمِلَّءَ الْاٰخِرَةِ وَاَجْزِ مُحَمَّدًا وَاٰلَ مُحَمَّدٍ مِلَّءَ الدُّنْيَا وَمِلَّءَ الْاٰخِرَةِ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ مِلَّءَ الدُّنْيَا وَمِلَّءَ الْاٰخِرَةِ.

اس کو نقل کر کے ابوالحسن کرخی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ، جو اکابر اولیاء اللہ میں ہیں، ان کا معمول اس درود شریف کا تھا۔ اسی لئے ابوالحسن کرخی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا معمول معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کی اتباع میں اس درود شریف کے ورد کا بنایا تھا۔

﴿۳۴﴾

حضرت پیرانِ پیر سیدنا عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک تصنیف ہے۔ حضرت شیخ قدس سرہ کی مجلس میں ہمیشہ چہل درود، چالیس درود پڑھے جاتے تھے۔ اس طرح کی ایک کتاب درود شریف کی حضرت پیرانِ پیر رحمۃ اللہ علیہ نے تصنیف فرمائی، اور اس میں متعدد درود

شریف جمع فرمائے ہیں۔ اس حزب الصلوٰۃ اور درود شریف کی کتاب کے اخیر میں انہوں نے جو درود شریف تحریر کیا ہے، وہ یہ درود شریف ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ السَّابِقِ لِلْخَلْقِ نُورُهُ وَرَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ ظُهُورُهُ عَدَدَ مَنْ
مَضٰى مِنْ خَلْقِكَ وَمَنْ بَقِيَ وَمَنْ سَعَدَ مِنْهُمْ وَمَنْ شَقِيَ صَلَوةً تَسْتَعْرِقُ الْعَدَّ وَتُحِيْطُ
بِالْحَدِّ صَلَوةً لَا غَايَةَ لَهَا وَلَا مُنْتَهٰى وَلَا انْقِضَاءَ صَلَوةً دَائِمَةً بِدَوَامِكَ وَعَلٰى اِلٰهِ
وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا مِّثْلَ ذٰلِكَ.

ہم یہ درود شریف جو سن رہے ہیں اور پڑھ رہے ہیں، اللہ تبارک و تعالیٰ ہمیں ہر وقت اس میں مشغول رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ دل و دماغ ہر وقت سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ عالی کی طرف متوجہ رہیں۔ جس طرح ان حضرات نے یہ سب روحانی دولتیں پائیں، حق تعالیٰ شانہ ہمارے لئے بھی اسے مقدر فرمائے۔



حرمین کے بزرگوں میں سے ایک بزرگ سید احمد دحلان گزرے ہیں۔ انہوں نے درود شریف کا ایک مجموعہ تیار کیا تھا۔ جس میں متعدد درود شریف جمع کئے تھے۔ اس میں شیخ شمس الدین محمد الحنفی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب ایک درود شریف لکھا ہے، وہ یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اِلٰهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ عَدَدَ مَا عَلِمْتَ وَزِنَةَ مَا عَلِمْتَ وَمِلَّءَ مَا عَلِمْتَ.

شیخ شمس الدین محمد رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھیوں میں ایک بزرگ ہیں شریف نعمانی۔ وہ فرماتے ہیں کہ مجھے اپنے جد امجد سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی، میں نے خواب دیکھا کہ ایک بڑا عظیم الشان خیمہ ہے۔ اور میرے جد امجد سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں۔ اولیاء اللہ کیے بعد دیگرے باری باری آکر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرتے ہیں۔ اور پھر ایک صاحبِ آواز بلند، تمام ملاقات کرنے والوں کا تعارف کرارہے ہیں کہ یہ فلاں ہیں یہ فلاں ہیں۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب کو درجہ بدرجہ بٹھایا جاتا ہے۔

جب شیخ شمس الدین محمد الحنفی سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام کے لیے پہنچے تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے برابر میں بٹھایا۔ اور اپنے پہلو میں انہیں بٹھا کر سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں کہ مجھے اس شخص سے بڑی محبت ہے۔ (إِلَّا عَمَامَتَهُ الصَّمَاءُ) فرمایا کہ اس شخص سے مجھے بڑی محبت ہے مگر یہ چٹان کی طرح جو انہوں نے سر پر عمامہ باندھ رکھا ہے، وہ مجھے پسند نہیں۔ یہ فرماتے ہوئے شیخ شمس الدین کی طرف اور ان کے عمامہ کی طرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ فرمایا۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوتے ہیں اور عرض کرتے ہیں یا ہرْمُؤَلَّہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اَنَا اُذْنُ لِي اَنْ اُعَمِّمَہُ؟ کیا آپ کی اجازت ہے کہ میں ذرا ان کا عمامہ ٹھیک کر دوں؟ اور ٹھیک سے ان کو عمامہ باندھنا سکھا دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں، آپ کر سکتے ہو۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے سر سے اپنا عمامہ اتارا، اور وہ عمامہ شیخ شمس الدین کے سر پر رکھا، اور لپیٹا۔ آخری مرتبہ لپیٹتے ہوئے اس کا ایک بالشت کے برابر جو حصہ رہتا

ہے، اسے عُذْبَةُ کہا جاتا ہے اور اردو میں اسے شملہ کہا جاتا ہے، ایک بالشت کا شملہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے چھوڑا اور بائیں طرف کو چھوڑ دیا۔

جب شریف نعمانی سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد اِنِّیْ اُحِبُّ هَذَا الرَّجُلَ الْاَعْمَامَتَهُ الصَّمَاءُ، ذکر کرتے ہیں تو سن کر شیخ شمس الدین زار و قطار رونے لگے۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے قریب بٹھایا۔ میرا عمامہ ناپسند فرمایا۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنا عمامہ سر سے اتار کر میرے سر پر باندھا۔ حق تعالیٰ شانہ کسی کے لیے دروازے کھول دیتے ہیں، تو کتنے انعامات؟ کتنی شفقت؟ اس پر وہ زار و قطار رونے لگے۔

اصل میں مسئلہ یہ تھا کہ یہ شیخ شمس الدین سواری پر بیٹھتے تھے اور عمامہ باندھنے والا سوار جب سواری پر عمامہ باندھ کر ایک طرف اس کا شملہ چھوڑتا ہے اور سواری جب مچلتی ہوئی چلتی ہے، سر ہلتا ہے، جسم ہلتا ہے، سر پر جو شملہ ہے تو وہ ادھر ادھر ہلتا رہتا ہے۔ اس سے بچنے کے لئے شاید انہوں نے شملہ چھوڑا نہیں تھا اور پورا پلیٹ دیا تھا اور عمامہ بغیر شملہ کے پتھر کی طرح اور چٹان کی طرح بن گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ناپسند فرمایا۔

دیکھئے، سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق ان کا لباس ہے، عمامہ ہے، سب کچھ ہے، مگر اس کے باندھنے کا جو انداز ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ناپسند فرمایا اور ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا۔

ہم لوگوں کا کیا حال جب کہ ہماری ہر چیز سنت کے خلاف ہو۔ اسی لئے حضرت شیخ قدس سرہ پہلی مرتبہ جب انگلینڈ تشریف لائے تھے تو مغرب عشاء کے مابین کی مجلس میں چند کلمات روزانہ ارشاد فرمانے کا معمول تھا۔

اس کے بعد جو دوسرا سفر ہوا تھا، آخری سفر تو حضرت اس حال میں نہیں تھے کہ کچھ ارشاد فرما سکیں۔

پہلے سفر میں حضرت نے ایک دن مغرب کے بعد ارشاد فرمایا کہ دوستو! سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایران کے بادشاہ کسریٰ کی طرف سے بھیجے ہوئے دو قاصد پہونچتے ہیں، جن کی داڑھیاں منڈی ہوئی اور مونچھیں بڑھی ہوئی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھ کر ان کی طرف سے چہرہ انور پھیر لیا۔ اور ان سے پوچھا مونچھیں بڑھانے کا اور داڑھی کاٹنے کا تمہیں کس نے حکم دیا؟ وہ کہنے لگے کہ ہمارے رب نے حکم دیا۔ اپنے بادشاہ کو رب کہہ کر پکارتے تھے، ہمارے رب نے، کسریٰ نے حکم دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے تو میرے رب نے یہ حکم دیا کہ داڑھی بڑھاؤں اور مونچھیں کٹاؤں۔

اس کے بعد حضرت فرماتے ہیں ”میرے پیارو! قبر میں سب سے پہلے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا سامنا ہوگا؟ ہم اس شکل میں یعنی داڑھی کے بغیر وہاں پہنچے اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں چہرہ انور پھیر لیا تو ہمارا کیا بنے گا؟ جیسے وہاں داڑھی کی وجہ سے چہرہ انور پھیر لیا، ایسے ہی یہاں بغیر شملہ عمامہ ناپسند فرمایا۔

حالاں کہ ایک بزرگ ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں بہت پیارے ہیں، بڑی قدر ہے ان کی، مگر جو عمامہ باندھنے کا انداز تھا اس میں شملہ نہیں ہے، اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اِنِّیْ اُحِبُّ هَذَا الرَّجُلَ اِلَّا عِمَامَتَهُ الصَّمَاء۔ اللہ تعالیٰ لباس میں، کھانے پینے میں، اٹھنے بیٹھنے میں ہر چیز میں ہمیں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع نصیب فرمائے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت ہم سے خوش ہوں۔

یہ عمامہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی سنت ہے۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سنت ہے۔ اس کو ضرور باندھنا چاہئے۔ مگر اسی انداز سے جو سنت کے مطابق روایات میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمامہ شریف بتایا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں پر عمل ہمارے لئے آسان فرمائے کہ ہم ہر وقت وہ عمل کریں کہ جس سے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے خوش رہیں۔



ایک درود شریف پڑھتا ہوں جو علامہ متبولی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے، یہ مصرعے بزرگوں میں سے ہیں جیسے علامہ شعرانی رحمۃ اللہ علیہ گزرے ہیں۔ ایسے علامہ ابراہیم متبولی رحمۃ اللہ علیہ ہیں، ان کی طرف یہ درود شریف منسوب ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِكَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی سَائِرِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَ
عَلٰی الْیَوْمِ وَصَحْبِهِمْ اَجْمَعِیْنَ وَاَنْ تَغْفِرَ لِيْ مَا مَضٰی وَتَحْفَظْنِيْ فِیْ مَا بَقِیَ.

سید احمد دحلان فرماتے ہیں کہ یہ ان کے منتخب درود شریف میں سے ہے۔ آپ کے لیسٹر سے درود شریف کی یہ مہم چلی ہے، بڑی بابرکت ہے، بڑی مبارک تحریک ہے، اللہ تعالیٰ اسے ہر گھر میں پہنچائے۔ ہر مومن مسلمان کو اس کا داعی بنائے۔

ہم نے مدینہ طیبہ میں دیکھا کہ وہاں والوں کی عادت شریفہ ہے کہ جیسے ان کے سامنے کوئی پہنچا، اپنی ضرورت کی گفتگو سے پہلے کہے گا دونوں میں سے کوئی ”صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ“ درود شریف پڑھو۔ درود شریف پڑھ لیا، اب درود شریف کے بعد پھر آگے جو کچھ کہنا ہے، وہ شروع کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمارا مزاج بھی ایسا بنائے۔

جس طرح یہاں لیسٹر میں یہ مہم چلی، اسی طرح کی ایک مہم چلانے والے شیخ نور الدین شونی رحمۃ اللہ علیہ تھے اور انہوں نے زبردست مہم چلائی تھی۔ اور اس مہم میں درود شریف کی طرف لوگوں کو متوجہ کیا۔ انہوں نے مصر میں اور قاہرہ اور چھوٹے چھوٹے دیہاتوں میں بھی اس تحریک کو پھیلا دیا۔ دیگر ممالک، یمن، قدس، شام، حرمین، مکہ مدینہ میں، ہر جگہ مجالس درود شریف منعقد ہوتی تھیں۔ جامع ازہر میں انہوں نے درود شریف کی مجلس قائم کروائی جس میں اکٹھے بیٹھ کر لوگ درود شریف پڑھتے تھے۔ یہاں تک لکھا ہے کہ اس زمانہ میں علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ شرح بخاری تصنیف فرما رہے تھے، وہ اپنی کتاب کا مسودہ برکت کے حصول کے لیے سب کے درمیان لے جا کر رکھتے تھے۔

اور سید احمد بدوی رحمۃ اللہ علیہ مصر کے بزرگوں میں سے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ میری عمر اس وقت ۱۱۱ھ ایک سو گیارہ برس ہے اور میں اسی سال سے یہ درود شریف کی مجالس دیکھ رہا ہوں۔ آپ کے یہاں جو مہم چلی ہے، اللہ تبارک و تعالیٰ اس کو ہمیشہ کے لئے جاری رکھے۔

علامہ شونی رحمۃ اللہ علیہ نے مجالس درود شریف کا جو سلسلہ شروع کیا تھا، اس کے متعلق وہ فرماتے ہیں کہ میں بچہ تھا اور ابھی میری داڑھی بھی نہیں نکلی تھی، اس وقت سے میں نے یہ سلسلہ شروع کیا تھا۔ حق تعالیٰ شانہ نے اس کو قبولیت عطا فرمائی، میں بکریاں چرانے والا چرواہا، اس سے حق تعالیٰ شانہ نے یہ کام لیا۔

وہ فرماتے ہیں کہ شونی، وہاں جگہ کا نام ہے، وہاں بکریاں چرایا کرتا تھا۔ اور مجھے سرور کائنات فخر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف سے شروع ہی سے لگاؤ تھا، ہر وقت میری زبان پر درود شریف رہتا تھا۔ میں بکریاں چرانے جاتا تھا، گھر سے مجھے روٹی دی جاتی تھی،

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور سے لے کر قدم تک پسینہ ٹپک رہا ہوتا ہے۔ جب میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں تو میں نے سلام کیا۔ اور مصافحہ کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سنتوں کے متعلق کچھ نصیحتیں فرمائیں۔ پھر جب میں بیدار ہوا، تو میں نے شیخ نور الدین شونی رحمۃ اللہ علیہ کو اس کی خبر دی۔ کہ اوہو، آپ کی یہ جو مہم ہے درود شریف کی، وہ اس قدر مقبول ہے کہ میں نے آپ کی شکل میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی۔

علامہ شونی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب مجھے وہ خواب بیان کیا گیا تو واللہ مَا سُرِّتْ فِي عُمْرِي لَمْ يَكُنْ كَسْرُ رِيٍّ بِهَذَا۔

اس بشارت سے خوشی ہوئی اور ہونی بھی چاہئے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ عالی میں ان کی یہ تحریک، ان کا یہ عمل مقبول ہوا۔ اللہ کرے کہ آپ کی یہ تحریک بھی اسی طرح سنت کے مطابق چلتی رہے۔ ہر طرح کی دیگر آلائشوں سے، فتنوں سے محفوظ رہے۔

اس کے بعد علامہ شونی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ درود شریف کی مجالس ہر جگہ ہونے لگیں، حجاز میں، شام میں، مصر میں، اسکندریہ میں، مغرب، مراکش اور آگے افریقہ کے ملکوں تک پہنچ گئی۔

لکھا ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم گرامی پر لوگوں کا اجتماع اس قدر اس سے پہلے نہیں دیکھا گیا تھا جو ان کی اس تحریک کے نتیجے میں اور مجالس درود کی شکل میں لوگوں کو اکٹھا دیکھا گیا۔ جب زندگی میں ان کو حق تعالیٰ شانہ کی طرف سے اتنی بشارتیں ملیں، تو

یہی حال ان کے انتقال کے بعد بھی رہا کہ لوگوں نے شیخ نور الدین شونی کو بہت اچھے حال میں دیکھا۔ بڑی بشارتیں ان کے متعلق ہیں۔ ایک قصہ نقل کرتا ہوں۔

شیخ نور الدین کے وصال کے بعد انہیں کسی نے خواب میں دیکھا۔ پوچھا یَا سَيِّدِیْ اِيشْ خَالِكُمْ کہ تمہارا کیا حال ہے؟۔ شیخ نور الدین فرماتے ہیں کہ جَعَلُونِي بَيَاْبَ الْبَرِّ ذِي رَوْعٍ زمین پر جتنے اعمال ہوتے ہیں، پڑھنے والا پڑھتا ہے، عمل کرنے والا عمل کرتا ہے، پھر عمل جو اوپر چڑھتے ہیں، اس کا ایک دروازہ ہے اعمال کے اوپر جانے کا۔ وہاں مجھے دربان بنا دیا گیا ہے، ہر عمل جو اوپر جاتا ہے، عمل کی فائل پہلے مجھے دی جاتی ہے۔ میں اسے چیک کرتا ہوں، وَمَا أَيْتْ أَصْوَأُ أَتَوْهُ مِنْ عَمَلٍ أَصْحَابِنَا کہ ہماری اس مجلس درود شریف میں جو شریک ہوتے ہیں ان کے عمل کو جتنا میں منور اور روشن اور نورانی پارہا ہوں، اتنے درجہ کا نورانی عمل کسی دوسرے کا نہ ہوتا تھا۔

عمل کے صحیفہ میں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایصالِ ثواب کی نیت سے سورہ اخلاص پڑھتے ہیں اس کے انوارات مجھے دکھائے جاتے ہیں۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر جتنی دیر وہ درود شریف پڑھتے ہیں وہ مجھے دکھایا جاتا ہے۔ اور کلمہ طیبہ کا ورد لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ، ان تینوں کے انوارات مجھے الگ الگ دکھائے جاتے ہیں۔

یہ تو خواب ہوا، اب حقیقت سنئے۔ جنہوں نے یہ خواب دیکھا کہ مرنے کے بعد ان سے پوچھا اِيشْ خَالِكُمْ؟ وہ فرماتے ہیں کہ ان کے انتقال کو جب ڈھائی برس ہو گئے تو میں نے ایک عجیب خواب پھر دیکھا کہ شیخ نور الدین فرماتے ہیں کہ ارے بھائی، میں ننگا ہو گیا ہوں، میرے اوپر کپڑا نہیں، مجھے ڈھانپ دو۔

وہ کہتے ہیں کہ میں وحشت سے اٹھ گیا کہ اتنے بڑے بزرگ ہیں، اس کی شکایت کیوں کر رہے ہیں کہ مجھے کپڑا اوڑھا دو۔ اللہ کی شان کہ اگلے دن میرا بچہ محمد فوت ہو گیا۔ اس کا انتقال ہو گیا، تو میری خواہش تھی کہ میرے بچہ محمد کو شیخ نور الدین کے پہلو میں دفن کروں۔ سب نے اس پر اتفاق کیا اور جب ہم نے قبر کھولی، ہم نے دیکھا کہ سچ مچ شیخ نور الدین کے کفن کا ایک دھاگہ بھی باقی نہیں تھا۔ اگرچہ جسم سارا بالکل محفوظ تھا، بلکہ وَجَدْنَاهُ طَرِيًّا، کہ ان کا جسم بالکل تروتازہ تھا، جیسا ابھی ہم نے دفن کیا ہو۔ لیکن کفن کا ایک دھاگہ بھی نہیں تھا۔

فرماتے ہیں کہ ہمارے شیخ نور الدین آخری دنوں میں جب بیمار ہو گئے تھے، بستر میں حرکت نہیں کر سکتے تھے، ہر وقت لیٹے رہتے تھے۔ لیٹے رہنے کی وجہ سے پیٹھ پر زخم ہو گئے تھے، ان زخموں پر ہم جو کچھ لگاتے تھے مرہم وغیرہ اور اس کے بعد روئی کے پھائے رکھا کرتے تھے۔ وہ جو زخم تھے ان میں سے اب بھی زندگی کی طرح خون اور پانی ریس رہا ہے۔ میں نے ان کا جسم بالکل تروتازہ دیکھا۔ چوں کہ انہوں نے خواب میں ایک رات پہلے مجھے فرمایا تھا، اس لیے ہم نے ان کو نیا کفن پہنایا، چادر پہنائی اور ایک چادر ان کے اوپر ڈالی۔

علامہ شونی رحمۃ اللہ علیہ نے مہم چلائی درود شریف کی، اس کے نتیجہ میں حق تعالیٰ شانہ نے کس قدر اعزاز فرمایا۔ کہ مدتوں بعد قبر میں ان کا جسم تروتازہ ہے۔

فرماتے ہیں کہ عارف شونی کے نام سے وہ پہچانے جاتے تھے۔ اور ان کا آخری عمر میں یہ حال ہو گیا تھا يَمْنَنَّ كَانَ يَجْتَمِعُ بِالْبَلَّيْحِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْطَعُ كَالْحَوَاصِّ وَالْمَتْبُوعِي وَ الشَّيْخُ عَلِيٌّ فرماتے ہیں کہ مصر میں اس سے پہلے تین بزرگ گزرے ہیں، علی الحواص اور متبوعی اور سیوطی، جنہیں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیداری میں زیارت ہوتی تھی۔ فرماتے ہیں کہ

شیخ علامہ نور الدین شونی رحمۃ اللہ علیہ بھی ان میں سے تھے کہ جنہیں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت بیداری میں ہوا کرتی تھی۔

اللہ تبارک و تعالیٰ ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب عطا فرمائے۔ جس طرح میں نے پہلے بھی عرض کیا کہ ہمارا تو یہ منہ نہیں ہے کہ ہم خواب میں سرکار کو دیکھ پائیں۔ اس کی تمنا بھی شاید گناہ ہو کہ ان گنہگار اعضاء، گنہگار آنکھوں کے ساتھ، اس کی تمنا بھی ہمارے لیے گناہ شمار ہو گا۔ اللہ تعالیٰ ہماری ستاری فرمائے۔ اور ہمیں اپنی زندگی بدلنے کی توفیق دے۔ جس طرح ایک چرواہے سے یہ علامہ نور الدین شونی رحمۃ اللہ علیہ بنے اور اس مرتبہ پر پہونچے، اللہ تعالیٰ کی قدرت سے کوئی چیز بعید نہیں ہے، کہ ہم جیسوں کو بھی توفیق دے کر اللہ کسی کے قابل بنادے، وما ذلک علی اللہ بعزیز۔

یہ تیرہ درود علامہ شونی رحمۃ اللہ علیہ کی مجالس میں پڑھے جاتے تھے جہاں ان کے مریدین اکٹھے ہوتے تھے۔ اور جہاں جہاں مجالس درود انہوں نے قائم کیں ان میں پڑھے جاتے تھے۔

اس مجموعہ کا نام تھا ”مصباح الظلام فی الصلوٰۃ والسلام علی خیر الانام“ اسے میں آپ کے سامنے پڑھ دیتا ہوں:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ عَدَدَ خَلْقِكَ وَرِضًا نَفْسِكَ وَزِيْنَةً عَرْشِكَ وَوِدَادَ كَلِمَاتِكَ كُلَّمَا ذَكَرَكَ الذَّاكِرُوْنَ وَكُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ.

اَللّٰهُمَّ صَلِّ اَفْضَلَ صَلَوةٍ عَلَى اَفْضَلِ مَخْلُوْقَاتِكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ
عَدَدَ مَعْلُوْمَاتِكَ وَمِدَادِ كَلِمَاتِكَ كُلِّمَا ذَكَرَكَ الدَّاكِرُوْنَ وَكُلِّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ
الْعَافِلُوْنَ.

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلَى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ
وَسَلِّمْ عَدَدَ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَاجْرٍ لِّطَفِكَ فِيْ اُمُوْرِنَا
وَالْمُسْلِمِيْنَ اَجْمَعِيْنَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ.

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ عَدَدَ مَا كَانَ وَعَدَدَ مَا يَكُوْنُ
وَعَدَدَ مَا هُوَ كَائِنْ فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ.

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى رُوْحِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْاَرْوَاحِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى جَسَدِهِ فِي
الْاَجْسَادِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى قَبْرِهِ فِي الْقُبُوْرِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى اسْمِهِ فِي الْاَسْمَاءِ.

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْعِلَاقَةِ وَالْعِمَامَةِ.

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الَّذِيْ هُوَ اَبْلَى مِنْ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَصَلِّ
وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ حَسَنَاتِ اَيِّ بُكْرٍ وَعُمَرٍ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
عَدَدَ نَبَاتِ الْاَرْضِ وَاَوْرَاقِ الشَّجَرِ.

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ الَّذِي جَمَعْتَ بِهِ شَتَاتِ النُّفُوسِ وَنَبِيِّكَ
الَّذِي جَلَيْتَ بِهِ ظِلَامَ الْقُلُوبِ وَحَبِيبِكَ الَّذِي اخْتَرْتَهُ عَلَى كُلِّ حَبِيبٍ.

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الَّذِي جَاءَ بِالْحَقِّ الْمُبِينِ وَأَرْسَلْتَهُ رَحْمَةً
لِلْعَالَمِينَ.

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْمَلِيحِ صَاحِبِ الْمَقَامِ الْأَعْلَى وَاللِّسَانِ
الْقَصِيحِ.

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا يَنْبَغِي لَشَرَفِ نُبُوتِهِ وَلِعَظِيمِ قَدْرِهِ الْعَظِيمِ
وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ حَقَّ قَدْرِهِ وَمَقْدَارِهِ الْعَظِيمِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ الرَّسُولِ الْكَرِيمِ الْمُطَاعِ الْأَمِينِ.

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْحَبِيبِ وَعَلَى أَبِيهِ إِبْرَاهِيمَ الْخَلِيلِ وَعَلَى أَخِيهِ
مُوسَى الْكَلِيمِ وَعَلَى رُوحِ اللَّهِ عِيسَى الْأَمِينِ وَعَلَى دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ وَزَكَرِيَّا وَيَحْيَى وَعَلَى
إِلِهِمْ كُلَّمَا ذَكَرَكَ الذَّاكِرُونَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِمُ الْغَافِلُونَ.

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى عَيْنِ الْعِنَايَةِ وَزَيْنِ الْقِيَامَةِ وَكَثْرِ الْهِدَايَةِ وَطَرِازِ
الْحُلَّةِ وَعَرُوسِ الْمَمْلَكَةِ وَلِسَانِ الْحُجَّةِ وَشَفِيعِ الْأُمَّةِ وَإِمَامِ الْخَضِرَةِ وَنَبِيِّ
الرَّحْمَةِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى أَدَمَ وَنُوحٍ وَإِبْرَاهِيمَ الْخَلِيلِ وَعَلَى أَخِيهِ مُوسَى الْكَلِيمِ وَعَلَى

رُوحِ اللّٰهِ عِيسَى الْاَمِينِ وَعَلٰى دَاوُدَ وَسُلَيْمٰنَ وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَعَلٰى الْاِھْمُ كُلَّمَا دَخَلَكَ
الَّذَاكِرُونَ وَعَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِمُ الْغَافِلُونَ.

یہ مجموعہ درود شریف تھا جس کو انہوں نے مصباح الظلام کا نام دیا ہے۔ اب یہ درود شریف ہم پڑھیں، ہمارے دوستوں، اعزہ، اقرباء کو ترغیب دیں۔ بہت سارے ماشاء اللہ حرمین شریفین میں پہنچے ہوئے ہیں۔ وہاں سے یوسف بھائی کرولیا، ڈاکٹر صاحب وغیرہ لائیو سننے رہتے ہیں۔ ہم ان سے عرض کرتے ہیں کہ روضہ اقدس پر اگر ہو سکے تو یہ صلوٰۃ و سلام ہماری طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کر دیں۔

حضرت مولانا ابوالحسن علی میاں صاحب ندوی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت شیخ قدس سرہ کو ایک دفعہ عریضہ لکھا، حضرت شیخ قدس سرہ اس وقت مکہ مکرمہ میں تھے، لکھا کہ ہماری طرف سے مطاف میں کوئی یہ شعر پڑھ دے:

مفلسا نیم آمدہ در کوئے تو

شیالہ از جمال روئے تو

دست بکشا جانب زنبیل ما

آفریں بردست و بر بازوئے تو

کاش یہ ساتھی جو وہاں پہنچے ہوئے ہیں، یہ درود شریف ہماری طرف سے بارگاہ اقدس میں پیش کر دیں، حق تعالیٰ شانہ کی رحمتیں اور برکتیں اس زبان پر نازل ہوں جو ہماری طرف سے یہ سلام ہم گناہگاروں کا وہاں پہنچائیں۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کا پسند فرمودہ صلوٰۃ وسلام:

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ.

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ.

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا خَیْرَةَ اللّٰهِ.

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا خَیْرَ خَلْقِ اللّٰهِ.

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا حَبِیْبَ اللّٰهِ.

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا نَذِیْرُ.

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا بَشِیْرُ.

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا طَہْرُ.

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا طَہْرُ.

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا نَبِیَّ الرَّحْمَةِ.

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا اَبَا الْقَاسِمِ.

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ وَخَاتِمَ النَّبِیِّیْنَ.

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا خَیْرَ الْخَلَائِقِ اَجْمَعِیْنَ.

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا قَائِدَ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ.

السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى الْإِثْمَانِ وَأَهْلِ بَيْتِكَ وَأَزْوَاجِكَ وَذُرِّيَّتِكَ
وَأَصْحَابِكَ أَجْمَعِينَ.

السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى سَائِرِ الْأَنْبِيَاءِ وَجَمِيعِ عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ.
جَزَاكَ اللَّهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَنَّا أَفْضَلَ مَا جَزَى نَبِيًّا وَرَسُولًا عَنْ أُمَّتِهِ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ
كُلَّمَا ذَكَرَكَ ذَاكَرٌ وَعَقَلَ عَنْ ذِكْرِكَ غَافِلٌ
أَفْضَلَ وَأَكْمَلَ وَأَطْيَبَ مَا صَلَّى عَلَى أَحَدٍ مِنَ الْخَلْقِ أَجْمَعِينَ.
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ
وَأَشْهَدُ أَنَّكَ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَخَيْرُهُ مِنْ خَلْقِهِ
وَأَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَغْتَ الرِّسَالََةَ وَأَدَّيْتَ الْأَمَانَةَ وَنَصَحْتَ الْأُمَّةَ وَجَاهَدْتَ فِي اللَّهِ
حَقَّ جِهَادِهِ.

اللَّهُمَّ وَإِيَّاهُ الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا تُحْمَدُونَ الَّذِي وَعَدْتَهُ
وَإِيَّاهُ نَهَايَةَ مَا يَنْبَغِي أَنْ يُسْأَلَ السَّائِلُونَ.
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ

كَمَا صَلَّيْتَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَعَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارَكْتَ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَىٰ آلِ
مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَعَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ
إِنَّكَ حَمِيدٌ مُّجِيدٌ.

اسی طرح علامہ شیخ محمد شاذلی رحمۃ اللہ علیہ نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت گرامی
میں حاضری کے موقع پر جو صلوٰۃ و سلام عرض کیا تھا، وہ یہ ہے:

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ.

مَا أَكْرَمَكَ عَلَى اللَّهِ.

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ.

مَا خَابَ مَنْ تَوَسَّلَ بِكَ إِلَى اللَّهِ.

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ.

الْأَمَلُكَ تَشَقَّعَتْ بِكَ عِنْدَ اللَّهِ.

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ.

الْأَنْبِيَاءُ وَالرُّسُلُ مَمْدُودُونَ مِنْ مَدَدِكَ الَّذِي خُصِّصْتَ بِهِ مِنَ اللَّهِ.

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ.

الْأَوْلِيَاءُ أَنْتَ الَّذِي وَالَيْتَهُمْ فِي عَالَمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ

حَتَّى تَوَلَّاهُمْ اللَّهُ.

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ.

مَنْ سَلَكَ فِي حُجَّتِكَ وَقَامَ بِحُجَّتِكَ أُيِّدَهُ اللَّهُ.

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ.

الْمَخْذُولُ مَنْ أَعْرَضَ عَنِ الْإِقْتِدَاءِ بِكَ إِيَّيَ وَاللَّهُ.

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ.

مَنْ أَطَاعَكَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ.

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ.

مَنْ عَصَاكَ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ.

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ.

مَنْ أَتَى لِيَا بِكَ مُتَوَسِّلًا قَبِلَهُ اللَّهُ.

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ.

مَنْ حَطَّ رَحْلَ دُنُوبِهِ فِي عَتَبَاتِكَ غُفِرَ لَهُ اللَّهُ.

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ.

مَنْ دَخَلَ حَرَمَكَ خَائِفًا أَمِنَهُ اللَّهُ.

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ.
 مَنْ لَدَيْجَتَايَكَ وَعَلِقَ بِأَذْيَالِ جَاهِكَ أَعَزَّهُ اللَّهُ.
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ.
 مَنْ أَمَّ لَكَ وَأَمَلَكَ لَمْ يَحِبَّ مِنْ فَضْلِكَ لَا وَاللَّهِ.
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ.
 أَمَلْنَا لِشِفَاعَتِكَ وَجِوَارِكَ عِنْدَ اللَّهِ.
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ.
 تَوَسَّلْنَا بِكَ فِي الْقَبُولِ عَسَى وَلَعَلَّ نَكُونُ مِنْ تَوَلَّاهُ اللَّهُ.
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ.
 بِكَ نَرْجُو بُلُوغَ الْأَمَلِ وَلَا نَخَافُ الْعَطَشَ حَاشَا وَاللَّهِ.
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ.
 مُحِبُّوكَ مِنْ أُمَّتِكَ وَاقِفُونَ بِبَابِكَ يَا أَكْرَمَ خَلْقِ اللَّهِ.
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَسِيلَتَنَا إِلَى اللَّهِ.
 قَصْدُنَاكَ وَقَدْ فَارَقْنَا سِوَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ.
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ.

الْعَرَبُ يَحْمُونَ النَّزِيلَ وَيُجِيرُونَ الدَّخِيلَ
 وَأَنْتَ سَيِّدُ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ يَا رَسُولَ اللَّهِ.
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ.
 قَدْ نَزَلْنَا بِحَبْلِكَ وَاسْتَجَرْنَا بِحَبْلِكَ وَأَقْسَمْنَا بِحَبْلِكَ عَلَى اللَّهِ.
 أَنْتَ الْغِيَاثُ وَأَنْتَ الْمَلْدُفُ غَائِثُنَا بِجَاهِكَ الْوَجِيهَ الَّذِي لَا يَرُدُّهُ اللَّهُ.
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ.
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ.
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ.
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ مَا دَامَتْ دُجُمُومِيَّةُ اللَّهِ.
 صَلَوةٌ وَسَلَامٌ تَرْضَاهُمَا وَتَرْضَى بِهِمَا عَنَّا يَا سَيِّدَنَا يَا مَوْلَانَا يَا اللَّهَ.
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ
 وَعَلَى سَائِرِ الْمَلَائِكَةِ أَجْمَعِينَ.
 اللَّهُمَّ وَارِضَ عَنْ صَاحِبَيْ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعَنْ عُثْمَانَ وَعَلِيٍّ وَعَنْ بَقِيَّةِ الصَّحَابَةِ أَجْمَعِينَ
 وَتَابِعِ التَّابِعِينَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

الْسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ.

الْسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ.

الْسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ.

وَسَّلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ آمِينَ.

میں نے آخر میں اَلْسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، تین مرتبہ پڑھا اس لیے کہ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ جب مسجد نبوی میں پہنچتے اور مختصر سلام پڑھنا ہوتا تو ان کلمات سے اَلْسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، عرض کرتے، کاش کہ حق تعالیٰ شانہ ہمارے لئے بھی حاضری مقدر فرمائے اور ہم بھی وہاں جا کر پڑھ سکیں، ان خوش نصیبوں میں سے اللہ ہمیں بنا دے۔

اور ہم بھی مولانا مناظر احسن گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی طرح اپنے گناہوں کا اقرار کر کے عرض کریں کہ یا رسول اللہ، میں بہت گنہگار ہوں۔ میرا ہر عضو گناہوں کی نحوست اور نجاست سے آلودہ ہے۔ آلودگی اور نجاستوں کے تصور کے ساتھ ہم وہاں مواجہہ شریف میں، یا اقدام عالیہ میں، یا ریاض الجنۃ میں کھڑے ہو کر عرض کریں:

ہر شغل سے گھبرا کر

ہر ایک سے ٹکرا کر

ہر کام سے بچھتا کر

ہر فعل سے شرما کر

آمد بدرت بنگر

کہ یا رسول اللہ میں حاضر ہوا ہوں۔ میری طرف نگاہِ کرم فرمائیے۔ گنہگار حاضر ہوا ہے اور آمد
بدرت بنگر در پر حاضر ہوا ہے۔ نگاہِ کرم فرمائیے۔

ہر ایک سے ٹکرا کر
ہر شغل سے گھبرا کر
ہر فعل سے شرما کر
ہر کام سے پچھتا کر

آمد بدرت بنگر

اے خاتمِ پیغمبر
یا قاسمِ للکوثر
اے سرورِ ہر سرور
اے رہبرِ ہر رہبر
اے آنکہ توئی افسر
ہر کہتر و ہر مہتر

فی المبدأ والمحشر

للأكبر والأصغر للاول والاخر

اے ہستی تو محور
اے طلعت تو مظہر
اے رحم جہاں پرور
آقائے کرم گستر

آمد بدرت بنگر

امروز چہ مہمانے
ناکارۂ و نادانے
آلودہ عصیانے
آغشتہ دمانے

بازیچہ شیطانی

از کردہ پشیمانے

بازیچہ شیطانی، شیطان نے ہمیں اپنا کھلونا بنا رکھا ہے۔ بچے کھیلتے ہیں کھلونے کے ساتھ جس طرح اس کے ناک منہ موڑتے ہیں، بال کھینچتے ہیں۔ اس کا سر الگ کرتے ہیں۔ اسی طرح شیطان ہمارے ساتھ کھیلتا ہے۔ تو میرا بھی یہی حال:

بازیچہ شیطانی

از کردہ پشیمانے

آمد بدرت بنگر

نے مونسن ونے یاور، تسلی دینے والا بھی آپ کے سوا کوئی نہیں،

نے ساز نہ سامانے

نے مونسن ونے یاور

نے دین نہ ایمانے

نے علم نہ عرفانے

وز قلبہ احزانے

نے فضل نہ احسانے

وز مجلس وزندانے

از خانہ ویرانے

ناشکری و کفرانے

آمد بدرت بنگر کالمخائر والمضطر

باسینہ بریانے

باچاک گریبانے

باشک فرادانے

بادیدہ گریبانے

بانا لہ و فغانے با سوزش پنهانے
 بادائش حیرانے با عقل پریشانے
 در صورت عطشانے در گریہ درمانے

ایسا میرا حال ہے۔ ہر عضو میرا گناہوں میں آلودہ۔ اور میرا حال بتا رہا ہے۔ میں بد حال ہوں اور
 کیا چاہتا ہوں؟:

خواہد ز تو فرمانے پروانہ غفرانے
 آپ سے بخشش و مغفرت کا پروانہ میں چاہتا ہوں یا رسول اللہ۔ خدا کے حضور سے ڈر لگتا ہے،
 عرض کرتے ہوئے بھی ڈر لگتا ہے۔

خواہد ز تو فرمانے پروانہ غفرانے

آمد بدرت بنگر

البائس والمعتر، ایک بھکاری ہوں، یا رسول اللہ مجھ گنہگار کو نہ دیکھئے۔
 شہا تو بمن منگر بر رحمت خود بنگر
 انصاف تو کن آخر غیر از تو مراد دیگر

یا رسول اللہ، آپ کے سوا میرا دوسرا اور کون ہے؟

مَنْ النَّاظِرُ وَالنَّاصِرُ وَالشَّافِعُ وَالْمُسْتَغْفِرُ

تو جوشش رحمانی تو سایہ یزدانی

تو جلوہٴ سبحانی	تو مرکزِ اعیانی
تو جوہرِ فردانی	تو مبدِ آکوانی
تو مقصدِ امکانی	تو مرجعِ وپایانی
تو جانی و جانانی	تو روحی و روحانی
تو زبدۂ انسانی	تو نیرِ فارانی
تو درۂ عدنانی	تو مہبطِ قرآنی
تو خاتمِ ادیبانی	ہاں دینی و ایمانی

خدا تو ہی دین و ایمان ہے، میرا دین میرا ایمان یا رسول اللہ۔

اے آنکہ تو درمانی	ہر رنج و پریشانی
بتگر کہ مسلمانی	تورانی و ایرانی
ہم ہندی و افغانی	ہم مصری و سودانی
از نزعہ شیطانی	وز جذبہٴ حیوانی
وز دانشِ نفسانی	وز شورشِ عمرانی
یونانی و رومانی	افرنجی و برطانی
در سکر و ہیمانی	در لطمہٴ نادانی

در ورطہٴ ظلمانی

در فتنہٴ طغیانی

فی البغی والعدوان

ہاں دست دعا بکشا

از ذرہٴ او آدنی

وزقبہٴ ما اوجی

اے مرضی تو ترضی

وے ملت تو بیضاء

فاللیل لقد یغشی

والکفر قد استعلی

ذا أمتک الضعفی

فی سيطرة الأعداء

إن سهمک لا یطغی

ورمیک لا یئطی

واللہ هو الأعلى

والحق فلا یعلی

اللہ تبارک و تعالیٰ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے نتیجہ میں ہمارے گناہ معاف فرمائیں اور ہمیں ایسی زندگی گزارنے کی توفیق دے، ہمیں پاک صاف کر کے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں خدا تو ہمیں پہونچا کہ ہماری بد حالی دیکھ کر سرکار کو تکلیف نہ ہو۔ اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے دارین میں، دنیا میں، آخرت میں خوش ہوں، جب اس دنیا سے ہم جارہے ہوں تو خوش ہوں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے کتنے خوش کہ استقبال کے لئے تشریف فرما ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ہماری بد حالی کو خوشحالی میں بدل دیں۔ اللہ تعالیٰ بابرکت گھڑیوں میں اس کہنے سننے کو ہمارے لئے آخرت میں نجات کا ذریعہ بنائے۔

زمین آسمان، چاند سورج، ستارے، روپیہ، پیسہ، جائیداد، مال، اولاد، اپنا جسم، اپنی ضرورتیں، تمام چیزیں ہمارے سامنے ہیں، ہمیں ان سب کے وجود کا یقین ہے اور اس کے حصول کی تمنا ہے اور خواہش ہے، یہ سوچ کر کہ یہ سب کچھ ہمیشہ ہی رہے گا، حالانکہ ان میں سے کوئی چیز نہیں رہے گی۔ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ وَإِذَا النُّجُومُ انْكَدَرَتْ۔ چاند سورج ستارے، زمین آسمان، یَوْمَ تُبَدِّلُ الْأَرْضَ غَيْرَ الْأَرْضِ، سب فنا کر دئے جائیں گے، کوئی چیز نہیں رہے گی، باقی رہنے والی جو چیز ہے، وہ انسان کا اپنا عمل ہے، جس کو چڑھتے ہوئے علامہ شوئی رحمۃ اللہ علیہ نے دیکھا، اس کی نورانیت دیکھی کہ درود شریف میں کتنی نورانیت ہے، سورہ اخلاص میں کتنی نورانیت ہے، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ میں کس قدر نور ہے۔

مولوی ابدال میاں نے ایک دفعہ خواب سنایا تھا جب وہ یہاں طالب علم تھے۔ انہوں نے اپنی کسی مرحومہ کو خواب میں دیکھا، وہ کہتی ہیں کہ ہم تمہارے دارالعلوم کو اوپر سے دیکھتے ہیں۔ ابدال میاں پوچھتے ہیں تم تو بنگلادیش میں فوت ہوئیں، تم ہمارے دارالعلوم کو کیسے جانتی ہو؟ وہ کہنے لگیں جیسے تم چاند، سورج، ستاروں کو آسمان میں نہیں دیکھتے؟ سب کو پہچانتے ہو کہ یہ چاند ہے، یہ سورج ہے، یہ فلاں ستارہ ہے، اس طرح یہ جو نورانی جگہیں زمین پر ہیں جہاں سے نور چمکتا ہے، اسے ہم آسمان والے اوپر سے دیکھ کر بتاتے ہیں کہ یہ دارالعلوم ہے، یہ حرم شریف ہے، یہ مکہ ہے، یہ قدس ہے۔

کچھ لوگ خوابوں پر اشکال کرتے ہیں حالاں کہ بیچ وقتہ ساری دنیا میں میناروں سے اذان ہوتی ہے اللہ اکبر! اللہ اکبر! یہ کس کا نتیجہ ہے؟ اس کی ابتداء خواب ہی سے تو ہوئی۔

اسی طرح لَقَدْ صَدَّقَ اللَّهُ رَسُولَهُ الْوُثْيَا بِالْحَقِّ۔ اصحاب شجرہ کے متعلق یہ آیت ہے جو صحابہ اس میں شریک رہے رضی اللہ عنہم، اللہ ان سے راضی ہوا۔ یہ بھی خواب ہی کا نتیجہ تھا۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب دیکھا۔ احرام میں ہیں، اسی خواب پر عمرہ کا احرام باندھ کر تشریف لے گئے۔

سیدنا بلال رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد مدینہ منورہ میں انہیں رہنا گوارہ نہیں ہوا۔ اتنے پریشان ہوئے کہ اجازت چاہی امیر المؤمنین صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے۔ میں نہیں رہ سکتا۔ میرے محبوب کے بغیر میں کیسے رہوں۔ انہوں نے منانے کی کوشش کی۔ کہ بلال آپ نہ جائیے، یہاں رہیں، کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد تازہ ہوتی رہے گی آپ کی بلالی اذان سے۔ حضرت بلال حضرت امیر المؤمنین کو مخدوم اور خود اپنے آپ کو خادم سمجھتے تھے مگر جلال آگیا۔ انہوں نے عرض کیا کہ اگر آپ نے مجھے اللہ کے لئے آزاد کیا ہے تب تو جانے دیجئے۔

حضرت بلال کو صدیق اکبر نے دیکھا کہ مشرکین مکہ آپ پر مظالم ڈھاتے ہیں، مالک آپ پر مظالم ڈھاتا ہے۔ اُس سے خرید لیا اور آزاد کر دیا۔ وہ قصہ یاد دلایا کہ اگر آپ نے اللہ کے خاطر آزاد کیا تو جانے دیجئے۔ اور اگر اسی طرح غلام سمجھتے ہو تو میں رہنے کے لئے تیار ہوں۔ امیر المؤمنین سمجھ گئے کہ بلال دوسرے حال میں ہیں اس لیے جانے کی اجازت دے دی۔ شام تشریف لے گئے۔

وہاں شام میں رہنے لگے۔ ایک رات خواب دیکھا سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ماہذہ الجفاء یا بلال؟ بلال اس قدر جفا کیوں کرتے ہو۔ اُما ان لك أن تزورني يا بلال؟ ایک ہوتی ہے وفا اور جو امید ہو اپنے محبوب سے، اس کے خلاف برتاؤ کو کہا جاتا ہے جفا۔ وفا کے مقابلہ میں جفا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ماہذہ الجفاء یا بلال؟ اُما ان لك أن تزورني يا بلال؟ آپ ہماری زیارت نہیں کرو گے؟ فربك راحلة وقصد المدينة۔ یہ خواب ہی تو ہے۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے خواب کو اتنی اہمیت دی کہ جب اٹھے ہیں تو نہایت پریشان، ڈرے ہوئے، فوراً سواری پر سوار ہو کر مدینہ طیبہ کے لیے روانہ ہو گئے۔ آخر خواب ہی تو تھا۔ وقصد المدينة، مدینہ منورہ پہنچ کر کیا کرنا چاہئے؟ سب سے پہلا کام یہ بتایا گیا فأتی قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ قبر شریف پر حاضر ہوئے۔

مولوی یوسف نے مجھے یاد دلایا، کیوں کہ وہ کئی برس مدینہ یونیورسٹی میں پڑھتے رہے، وہ کہنے لگے کہ بھائی جان حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نور اللہ مرقدہ حرم شریف پہنچتے تو سیدھے ریاض الجنۃ کی طرف جہاں جگہ ملی، وہاں دو رکعت نماز پڑھتے تھے اور نماز سے فارغ ہو کر اب سلام کے لئے چلنے لگے، جیب میں ہاتھ ڈال کر جو وہاں غرباء بیٹھے ہوئے ہوں گے ان کو کچھ ہدیہ کر کے پھر صلوٰۃ و سلام کے لئے حاضر ہوتے۔

فَقَدْ هُوَ أَبَيْنَ يَدَيَّ نَجْوَايَكُمُ صَدَقَةٌ پر عمل ہوتا۔ قرآن کہتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کرنی ہے، تو اس سے پہلے صدقہ کرو۔ وہ کہتے ہیں کہ میں ہمیشہ ان کو دیکھتا تھا کہ ان کا یہ معمول دائمی ہوتا۔

حضرت بلال جیسے ہی مدینہ منورہ پہنچے، اُنی قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ سواری کو بٹھایا اور سیدھے قبر شریف پر پہونچے۔ فجعل یضمّہا ویقبّلہا۔ جس طرح وہ چھوڑ کر گئے تھے قبر مبارک کو، اسی طرح تھی۔ وہاں بیٹھ گئے اور بیٹھ کر کے ہاتھ پھیر رہے ہیں۔ قبر مبارک کی مٹی کو فجعل یضمّہا۔ کبھی ہاتھ نیچے جاتا ہے اور ہاتھ کے بجائے کبھی ہونٹ بھی نیچے پہونچ جاتا ہے۔ فجعل یضمّہا ویقبّلہا۔

یہی حال ایوب سختیانی کا ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے استاذ ایوب سختیانی کے بارے میں ذکر کیا ہے کہ وہ سلام پیش کرنے کے لئے چل رہے ہیں، حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں پیچھے سے چھپ کر دیکھتا رہا کہ وہ کیا کر رہے ہیں؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی طرح سے ایوب سختیانی کا حال امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمایا۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ فجعل یضمّہا ویقبّلہا۔ پھر جب سلام سے فارغ ہوئے تو اہل مدینہ صحابہ کرام آپ سے ملنے کے لئے پہنچے، سب کی تمنا اور خواہش ہوئی، کہ بلال ہماری اذان سننے کی خواہش ہے، نسمع أذانك الذی كنت تؤدّن لرسول الله فی المسجد فعلا سطح المسجد ووقف موقف الذی کان یقف فیہ۔ کہتے ہیں اوپر چڑھے جہاں کھڑے ہو کر اذان دیتے تھے۔ فلما قال الله اکبر! الله اکبر! ارجعت المدینة۔ اوہ، سارا مدینہ ہل گیا، اللہ اکبر کی ان کی آواز سے، اور مدینہ کے در و دیوار، مکان و مکین، مکانوں کی کھڑکیاں اور چھتیاں اور وہاں کی مٹی اور پتھر اور پہاڑ، ہر چیز اس آواز سے مانوس تھی، تو ہل گیا سارا مدینہ منورہ۔ فلما قال اشهد ان لا اله الا الله، اب جیسے محبوب کے اسم گرامی کی طرف بڑھ رہے ہیں تو زلزلہ اور بڑھ رہا ہے اس

کے ساتھ دل ہلنے لگے۔ فلما قال اشهد ان لا اله الا الله ازدادت تو یہ زلزلہ اور بڑھا اور جب یہاں پہنچے فلما قال اشهد ان محمدا رسول الله خرجت العواقب من خدورهن۔ مستورات جو اذان سن رہی تھیں، انہیں کچھ پتہ نہیں، عمر بھر کبھی چہرہ کسی نے نہیں دیکھا، مگر انہیں یہ معلوم نہیں کہ میں بے پردہ ہوں اور میرے چہرہ پر نقاب اور اوڑھنی نہیں ہے، اسی حال میں وہ نکل پڑیں۔

اور کیا تصور آیا، کیا تصور آیا؟ عقیدہ ان کا یہ تھا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم نے دفن کیا ہے، یہاں ہیں، قبر میں ہیں۔ مگر ساتھ یہ عقیدہ تھا کہ زندہ ہیں۔ سنتے ہیں جواب دیتے ہیں۔ یہ عقیدہ تھا، اسی بنا پر جب انہوں نے حضرت بلال کی اذان میں یہ سنا کہ اشهد ان محمدا رسول الله تو گھروں سے بچے، عورتیں، مرد جو اذان سن رہے تھے وہ گھروں سے وارفستگی میں نکل پڑے یہ کہتے ہوئے بُعِثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوبارہ قبر مبارک سے اٹھ کر تشریف لے آئے۔ اور بلال بھی واپس آگئے۔

یہ سوچ تھی، یہ عقیدہ تھا کہ زندہ ہیں ورنہ وہ کیسے نکل پڑتے۔ یہ کہتے ہوئے وقالوا بُعِثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ لکھا ہے کہ فما رؤى يوم أكثر باكيًا ولا باكية في المدينة بعد رسول الله من ذلك اليوم کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا جس روز وصال ہوا تھا اس دن مدینہ منورہ کی سرزمین اور وہاں والوں کی جو کیفیت تھی رونے دھونے کی، ہر چیز رورہی ہے، ہر شخص رورہا ہے، ہر طرف سے چیخیں بلند ہو رہی ہیں، وہ کیفیت اس بلالی اذان پر پھر واپس لوٹ آئی۔ کہ سب سے زیادہ مدینہ منورہ میں رونادھونا چیخ و پکار اگر سنی گئی تھی یا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے دن یا پھر اس دن جس دن انہوں نے ایک وقفہ کے بعد بلالی اذان سنی۔

ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے جہاں حالات بیان کئے ہیں، اس میں اسی روایت کو ذکر کیا ہے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا یہ سفر خواب ہی کی بنا پر تو تھا کہ خواب دیکھا، حکم نبوی ہوا، نکل پڑے۔

میں نے کہیں بیان بھی کیا ہو گا کہ حضرت مولانا عبدالحی صاحب کو خواب میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہدایت فرماتے ہیں کہ موسیٰ جی مہتر رحمۃ اللہ علیہ بزرگ ہیں، ترکیسر میں ہیں، اور وہاں اس طرح تم پہنچ سکتے ہو۔ خواب دیکھ کر چل پڑے۔

ہندوستان میں قریب میں علم حدیث پر سب سے زیادہ جنہوں نے کام کیا، ان حضرات میں سے ایک مولانا عبدالحی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ یہ خواب ہی تو تھا، اتنے بڑے علامہ، اتنے بڑے محدث اور خواب دیکھ کر وہ لکھنؤ سے ترکیسر بیعت کے لیے چل پڑے۔

جب یہاں پہنچے تو موسیٰ جی مہتر رحمۃ اللہ علیہ بیلوں کو چارہ ڈال رہے تھے۔ جیسے ہی انہوں نے حاضر ہو کر عرض کیا السلام علیکم، زندگی میں کبھی نہ مہمان نے میزبان کو دیکھا، نہ میزبان نے مہمان کو دیکھا تھا، مگر خواب میں جو صورت بتائی گئی تھی اس سے پہچان کر سلام کیا، السلام علیکم۔ اب میزبان نے خواب تو نہیں دیکھا تھا مگر اسکین والی آنکھوں سے سب کچھ دیکھ لیا۔ اسی لیے حضرت موسیٰ جی مہتر رحمۃ اللہ علیہ جواب دیتے ہیں وعلیکم السلام۔ خواب دیکھ کر تشریف لے آئے؟ یہ بھی معلوم کہ کون ہیں، کیوں آئے ہیں، کس مقصد سے آئے ہیں، اور خواب دیکھا ہے، اور کیا دیکھا ہے۔ یہ سب خواب ہی کی تو باتیں ہیں جو حقائق بن جاتے ہیں۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا یہ خواب ہی تھا۔ حضرت موسیٰ جی مہتر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حضرت مولانا عبدالحی رحمۃ اللہ علیہ پہنچتے ہیں وہ بھی خواب ہی تھا۔ اس کی آپ کو بے

شمار مثالیں ملیں گی کہ خواب حقیقت بن گیا۔ اگر اس کو اکھٹا کرنا شروع کریں گے تو پوری ایک کتاب بن سکتی ہے۔

ایک صحابی ہیں حضرت طلحہ ابن براء رضی اللہ عنہ اور ایک دوسرے صحابی طلحہ بن عبید اللہ، دونوں طلحہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں نہایت محبوب، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نہایت لاڈلے چہیتے، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہو گئے اور اپنا چہیتا اور لاڈلا اور محبوب بنالیا، ایسی زندگی ہماری بھی بنادے۔

حضرت جی مولانا انعام الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے دسترخوان پر مجھے دیکھا کہ حضرت شیخ قدس سرہ کو میں انگور کھلا رہا ہوں اور چھیل کر دے رہا ہوں۔ ایک دفعہ حضرت نوش فرماتے ہیں، پھر جب میں چھیل کر دیتا ہوں تو فرماتے ہیں تو کھالے۔ پھر میں اصرار کرتا ہوں تو حضرت کہنی مارتے ہیں۔ حضرت جی رحمۃ اللہ علیہ مولانا انعام الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر پان کھا رہے تھے اور دیر تک یہ تماشہ دیکھتے رہے۔ جب حضرت فارغ ہو کر تشریف لے گئے اور میں اٹھا تو مجھے گردن سے اشارہ فرماتے ہیں، ہاتھ سے اشارہ نہیں فرماتے تھے۔ گردن سے اشارہ فرمایا۔ میں پہنچا۔ فرمانے لگے شیخ کو تم سے اس قدر محبت کیوں ہے؟ میں نے کہا ان سے پوچھئے۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو طلحہ ابن براء رضی اللہ عنہ سے جو محبت تھی اس کے متعلق روایت میں آتا ہے کہ اذامات و صلی علیہ جب ان کا انتقال ہو گیا اذامات و صلی علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے بطور خاص نماز جنازہ کے بعد دعا فرمائی، کہ اے اللہ، تو طلحہ سے اس حال میں ملنا کہ وانت تضحك اليه وهو يضحك

الیک، اللہ عزوجل کے سامنے ہم پیش ہوں تو اللہ عزوجل ہم سے خوش ہوں اور ہم ان سے خوش ہوں۔ عادی کہ اے خدا! طلحہ سے اس طرح ملنا وانت تضحک الیہ وهو یضحک الیک کہ وہ آپ سے ہنسی خوشی مل رہے ہوں اور آپ بھی ان سے خوش ہوں۔

کیوں؟ کہ پہلے دن سے خوش تھے۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت فرما کر ابھی داخل ہو رہے ہیں مدینہ طیبہ میں، چاروں طرف سے استقبال ہو رہا ہے۔ میزبان بننے کا سب کا اصرار ہے، بچے، عورتیں، بڑے، بوڑھے، مرد عورتیں سب فدا ہیں۔ دونوں طرف قطار لگی ہوئی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری مبارک چل رہی ہے، وہاں ایک بچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رکاب تک پہنچ گیا۔ بچہ ہے مگر کتنا دانا۔ کاش کہ وہ دانائی، وہ بچہ والی اللہ ہمیں بھی عطا فرمادے۔ لکھا ہے کہ سواری تک پہنچنے اور سرکار کی زیارت پر ان کو سیری نہیں ہوئی۔ یلصق برسول اللہ سواری مبارک کو چھو رہے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیر مبارک سواری سے لٹک رہے تھے، اس سے اپنے آپ کو مس کر رہے ہیں۔ چھو رہے ہیں۔ ہاتھ پھیر رہے ہیں بوسہ دے رہے ہیں۔ ویقتل قدمیہ، اللہ اکبر! حضرت طلحہ ابن براء رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک کو بوسہ دے رہے ہیں۔ حالاں کہ بچے ہیں، پھر بھی عرض کرتے ہیں مرنی ہما احببت یارسول اللہ فلا أعصى لك امرا۔ یا رسول اللہ! جو چاہے مجھے حکم فرما دیجئے، میں کرنے کے لئے تیار ہوں۔ فسرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وأعجب به آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی اس پیش کش پر، ان کے بوسہ پر ان سے خوش ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے مسرور ہوئے۔

اسی طرح حضرت طلحہ بن عبید اللہ تیری رضی اللہ عنہ، ان سے سرکار کتنے خوش؟ کہ فرما رہے ہیں من سرہ ان ينظر الى شهيد يمشي على وجه الارض فلي نظر الى طلحة که زمین پر چلتا پھر تا شهید اگر آپ کو دیکھنا ہو تو طلحہ ابن عبید اللہ کو دیکھو۔ میں ان حضرات کے تفصیلی حالات اس وقت بیان نہیں کر رہا، میں صرف یہ بتانا چاہتا تھا کہ خواب کو صرف خواب اور خیال تصور نہیں کرنا چاہئے۔

حضرت طلحہ ابن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کو جنگ جبل میں تیر لگا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ تھے۔ مارنے والے کانام بھی روایات میں لکھا ہے۔ مروان ابن حکم۔ تیر سیدھا ان کے گھٹنے میں پیوست ہو گیا۔ خون بہنے لگا، کوئی چیز رکھ کر زبردستی دبائے رکھتے تو تھوڑا خون کم ہو جاتا۔ واذاتر کوہ سال، جب چھوڑ دیتے تو پھر بہنے لگتا۔

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے منع فرمایا کہ اس کو بند کرنے کی ضرورت نہیں۔ دعوہ فائما هو سہم أرسله الله میری شہادت کے لئے یہ تیر آیا ہے زخم کو چھوڑے رکھو۔ کہتے ہیں اسی میں وصال ہو گیا۔ وہاں پانی کے کنارے پر، شاطئ الکلا اس کا نام تھا، اس جگہ ساحل پر کنارہ پر جانوروں کے لئے چارہ اگتا تھا۔ اس لیے اس کا نام شاطئ الکلا تھا۔ وہاں ان کو دفن کیا گیا۔

دفن کے ایک عرصہ کے بعد رشتہ داروں میں سے کسی کو خواب میں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ شکایت کرتے ہیں۔ الاتریحنی من هذا الماء تین دفعہ یہ جملہ فرمایا۔ ارے میں پانی میں ڈوب جاؤں گا۔ مجھے راحت پہنچاؤ۔ جب قبر کھولی گئی تو واقعی خواب سچا تھا۔ پانی قبر کے اندر تک پہنچ گیا تھا۔ پھر بھی اتنا طویل عرصہ گزرنے کے باوجود کوئی تغیر نہیں آیا تھا۔ آپ کا جسم اسی طرح سالم ہے، وہ زخم اسی طرح ہے جو شہادت کے وقت لگا تھا۔ پھر انہوں نے ایک قبیلہ کے

مکانوں میں سے کوئی مکان خریدا، پھر اس مکان میں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو دفن کیا گیا۔ دس ہزار درہم میں مکان خرید کر وہاں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو منتقل فرمایا۔ یہ بھی تو خواب ہی تھا۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے رشتہ دار اگر یہ سوچ کر کہ بھائی یہ تو خواب ہی خواب ہے، تو اس خدمت سے اور جسم کی سالمیت کی کرامت کے دیکھنے سے محروم رہتے۔

ایک صحابی ہیں صدّی ابن عجلان وہ اپنی کارگزاری بیان فرماتے ہیں۔ بعثتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی قومی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قوم میں تبلیغ کے لئے مجھے بھیجا کہ ان کو اسلام کی دعوت دو۔ ہر چیز ان کے یہاں کھائی جاتی تھی۔ شرک اور کفر کے زمانہ میں کسی چیز کی تمیز نہیں تھی کہ یہ مردار حرام ہے۔ یہ فلاں جانور حرام ہے۔ فلاں چیز حرام ہے۔

حضرت صدّی فرماتے ہیں کہ میں جب پہنچا تو مجھے انتہائی بھوک لگی ہوئی تھی۔ سفر میں چلتے چلتے میرا حال برا ہو گیا تھا۔ اور بھوک کی وجہ سے میں نہایت کمزور تھا۔

میں جب پہنچا تو اہل وطن کھا رہے تھے۔ کیا کھا رہے تھے؟ وہم یا کلون الدم، اللہ! کوئی جانور ذبح کیا ہو گا اور اس کا خون جمع کر لیا تھا، اس کو پی رہے ہیں۔ مجھے انہوں نے دعوت دی۔ ہلہ۔ ادھر آؤ، کھا لو ہمارے ساتھ یہ جو کچھ ہم کھا رہے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ ایسی چیزوں سے تمہیں روکنے ہی کے لئے تو میں یہاں آیا ہوں۔ کہ یہ سب چیزیں چھوڑو۔ بت پرستی چھوڑو۔ مردار کھانا چھوڑو۔ غلیظ گندی چیزیں کھانا چھوڑو۔

پہلے تو میری بد حالی پر انہیں ترس آیا تھا، اس لیے انہوں نے مجھے اپنے ساتھ شریک ہونے کی دعوت دی تھی۔ مگر جب میں نے انکار کیا تو اس پر انہیں بڑا تعجب ہوا۔ فاستهزؤا بی

و کذبونی فردونی من عندھم انہوں نے میرا مذاق اڑانا شروع کیا۔ اور ان کو میں نے دعوت دینی شروع کی تو انہوں نے مجھے جھٹلایا۔ وہاں سے بھگادیا۔ کہتے ہیں میں بھوکا پیاسا اور سفر سے نہایت تھکا ہوا، تو کہتے ہیں میں آگے تو سفر نہیں کر سکتا تھا۔ میں گر پڑا۔ انہوں نے میرا حال دیکھ کر کہ یہ غریب بد حال ہے۔ انہوں نے مجھے چھوڑ دیا۔

حضرت صدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں سو گیا اور آنکھ لگ گئی، اسی میں میں خواب دیکھتا ہوں کہ خواب میں کسی نے دودھ میرے سامنے پیش کیا۔ جیسے ابھی گرمیوں کے رمضان ہیں، ایک عشرہ پہلے تک ساتھی مدینہ طیبہ سے فون پر بتا رہے تھے کہ بہت سخت گرمی ہے۔ چالیس کے قریب گرمی تھی۔

ایسی ہی گرمیوں کے روزوں میں ہم لوگ حبیب اللہ دہلوی کے مکان میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ صوفی طاہر صاحب، قاری حنیف صاحب سکوٹ لینڈ والے، یہ حضرات بھی میرے ساتھ تھے۔ ہم لوگ عصر کی نماز کے لئے نکلتے تو ٹاول احرام والا پانی میں تر کر لیتے اور سر سے لے کر پیر تک پورے جسم پر پانی ڈال دیتے۔ تین چار منٹ، پانچ منٹ کے فاصلہ پر مسجد نبوی تھی، وہاں تک پہنچنے پر وہ ٹاول سوکھ جاتے تھے۔

چوں کہ عصر وہاں اول وقت میں مثل اول پر ہوتی ہے۔ عصر کے بعد ڈھائی، پونے تین گھنٹے مغرب میں رہتے ہیں۔ مولانا مقصود یا کسی ساتھی کو میں چند پارے سنا کر وہاں لیٹ جاتا۔ ایک روز آنکھ لگ گئی۔ میں نے خواب دیکھا کہ کوئی چیز میں نے پی۔ آنکھ کھلی تو سارا تعب، ضعف اور پیاس ختم ہے۔

اسی طرح حضرت صدی فرماتے ہیں کہ مجھے خواب میں دودھ پیش کیا گیا، میں نے پیا اور میں نے سیر ہو کر پیا تو میری پیاس بھی چلی گئی اور میری بھوک بھی چلی گئی۔ اور میں نے اتنا

پیسا کہ فَعْظُم بطنی۔ کہتے ہیں سفر سے میں تھکا ہوا پہنچا تھا تو پیٹ پیٹھ کے ساتھ لگا ہوا تھا۔ اور اب میں ٹھیک تندرست ہو گیا۔ اب جس کسی نے مجھے اس حال میں دوبارہ دیکھا کہ میں اٹھ کر بیٹھا ہوں اور دیکھا کہ میری شکل بدل گئی ہے۔ میرا جسم بدلا ہوا انہوں نے دیکھا کہ پیٹ بھی ٹھیک ہو گیا، پہلے تو اندر چپکا ہوا تھا۔ جس کسی نے دیکھا تو اس نے آواز دی زور سے۔ کہ ابھی تم نے جس آدمی کو دیکھا تھا اور نکال دیا تھا اس کو جا کر دیکھو۔ اس نے جا کر اعلان کیا کہ اذہبوا الیہ۔ تم اس کے پاس جاؤ اور جو کچھ مانگے وہ دو۔ جو چیزیں ان کے یہاں کھانے پینے کی تھیں، کھجور وغیرہ وہ میرے پاس لے کر آئے، پانی لے کر آئے۔ میں نے کہا کہ لا حاجة لی فیہ۔ مجھے اس کھانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے دیکھا کہ آپ مسافر ہیں اس لئے ہم پیش کر رہے ہیں۔ حضرت صَدِی رَضِی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ان سے کہا کہ ان اللہ اطعمنی وسقانی۔ اللہ نے مجھے کھلا پلا دیا۔ تم دیکھتے نہیں ہو مجھے؟ کہتے ہیں میں نے اپنے ہاتھ پیر ہلائے۔ پیٹ کھول کر دکھایا۔ اور پھر میں نے ان کو خواب سنایا، اللہ کی طرف سے جو پیالہ ملا تھا، سرکارِ دو عالم کے غلام ہونے کے ناطے حوض کوثر کا جام ملا تھا، وہ قصہ سنایا، فاسلموا کلہم فاسلموا من عند اخرہم۔ سب اسی وقت اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدًا رسول اللہ پڑھ کر اسلام لے آئے۔

یہ بھی تو خواب ہی تھا مگر خواب میں پیسا ہوا دودھ اس نے کتنا اثر کیا؟ کہ ان کو صحت مند دیکھ کر کے ساری قوم صحت مند ہو گئی، ان کی ساری بیماریاں، سارا کفر و شرک دھل گیا۔ یہ خواب تھا مگر حقیقت بن گیا۔

اسی طرح دوستو، آپ کو بے شمار قصے ملیں گے، ان ہی کا حضرت طلحہ ابن عبید اللہ کا ایک اور قصہ ذکر کیا گیا ہے:

مدینہ منورہ کے قریب پہلے ایک جنگل ہوتا تھا، سر کا دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں۔ اس کا نام تھا الغابۃ۔ وہاں کے درختوں کو کاٹ کر لکڑی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے منبر شریف بنایا گیا تھا۔ حضرت طلحہ فرماتے ہیں کہ غابہ میں میری زمین تھی، میں وہاں گیا ہوا تھا، واپسی میں دیر ہو گئی، رات ہو گئی۔

وہاں حضرت عبد اللہ ابن عمرو ابن حرام رضی اللہ عنہ کی قبر کے پاس لیٹا تو میں سن رہا ہوں کہ قبر سے قرآن پاک کی تلاوت کی آواز آرہی ہے۔ فسمعت قراءة من القبر۔ کہتے ہیں ما سمعت احسن منه۔ اس سے اچھی آواز میں نے کبھی سنی ہی نہیں تھی۔

میں نے واپس آکر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ صاحب قبر عبد اللہ ابن عمرو ابن حرام خود پڑھ رہے تھے جو آپ نے ان کی قرأت و تلاوت سنی۔

ذات عبد اللہ پھر آگے فرمایا کہ الم تعلم ان الله قبض ارواحهم کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اس دنیا سے اٹھالیا۔ یا قوت و زمرہ کی قندیلیں بنی ہوئی ہیں جن میں ان ارواح کو رکھا جاتا ہے اور وہ قندیلیں جس طرح جھومر لٹکائے جاتے ہیں، اس طرح اللہ عز و جل نے جنت کے بیچ میں ان کو لٹکا رکھا ہے۔ اور ان ارواح کو اللہ عز و جل کی طرف سے جب اجازت ملتی ہے سیر کرنے کی تو وہاں جنتوں کی، ملا اعلیٰ کی اور جہاں جہاں کی اجازت ملتی ہے سیر کرتے ہیں، اور دنیا

میں اپنے قریب و عزیز سے کبھی خواب میں ملنے کی بھی اجازت ملے تو وہ وہاں آتے ہیں، پھر اپنی جگہ واپس چلے جاتے ہیں۔

عظاف ابن خالد کی خالہ نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر پر جا کر سلام کیا تو
وعلیکم السلام کی آواز سنی۔ اسی طرح فاطمہ مخزومیہ نے سلام کیا، انہوں نے جواب سنا۔
حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے سلام کا جواب دیا۔

محمود کردی کا قصہ بیان کیا تھا کہ انہوں نے سلام کیا تو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے
ان کے سلام کا جواب دیا اور مزید بھی کچھ ارشاد فرمایا۔ کہ علیکم السلام ورحمة اللہ
وہرکاتہ اور آگے فرمایا کہ تمہارے یہاں گھر میں بیٹا آنے والا ہے، اس کا نام حمزہ رکھیو۔ روایات
میں آیا ہے کہ سلام کیا جاتا ہے، مردے جواب دیتے ہیں۔ اس پر کم از کم یقین اور عقیدہ تو ہمارا
رہے، کہیں اس آزادی کی دنیا میں، ہم اپنا ایمان عقیدہ نہ کھو بیٹھیں ایک ایک چیز چھوڑتے
چھوڑتے۔ پتہ نہیں ہم کہاں پہنچ جائیں گے۔

کسی کو حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی آواز قبر سے سننے کو ملی۔ محمود کردی کو سلام کا
جواب ملا، قبر سے آواز سننے کو ملی، سلام کا جواب ملا، بیٹے کا نام ملا۔ یہ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے
خادم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا جان ہیں، حق تعالیٰ شانہ کی طرف سے انہیں بتایا گیا ہو گا کہ
اس کے یہاں بیٹا آنے والا ہے اس لیے خوشخبری دی اور نام دیا۔

لیکن قبر سے اور بھی مل سکتا ہے اس سے زیادہ؟ جو حضرت قثم ابن عباس کو ملا ہے۔

سبحان اللہ!

ایک دفعہ میں نے غالباً نینسٹن میں یا کہیں بخاری شریف کے ختم میں شبابت کا موضوع بیان کیا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شبابت کن کن کو حاصل تھی۔ حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا ہر چیز میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ تھیں۔ حسنین رضی اللہ عنہما آپ صلی اللہ علیہ وسلم جیسے تھے ہم شکل تھے۔ اور فلاں فلاں تھے، سب نام گنوائے تھے، پھر محدثین کا صدیوں بعد تک کا ایک سلسلہ گنوا یا تھا، کہ یہ شبابت کس طرح منتقل ہوئی۔ یہ سب وہاں میں نے عرض کیا تھا۔

اسی طرح حضرت قثم ابن عباس رضی اللہ عنہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بالکل مشابہ تھے اور اس کی وجہ تلاش کر کے بتائی کہ وہ کیوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اتنے مشابہ ہو گئے۔

اس کی وجہ یہ بیان فرماتے ہیں کہ آخر الناس عہد اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب اس دنیا سے اُس عالم برزخ میں تشریف لے گئے تو آخری صحابی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے نکل کر باہر آئے وہ حضرت قثم رضی اللہ عنہ تھے۔ کہ قبر اطہر میں جن حضرات کو اترنے کا شرف حاصل ہوا، ان میں یہ بھی تھے۔ اُنہ کان آخر من خرج من قبرہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ جو حضرات قبر میں اترے تھے ان میں سے آخر میں سب کے بعد جو نکلے وہ حضرت قثم ابن عباس رضی اللہ عنہ تھے۔ وکان قثم اشبه الناس لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولذا کان يشبه بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

اللہ تبارک و تعالیٰ ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کھانے میں، پینے میں، عبادت میں، معاملات میں، ہر چیز میں نقل کرنے کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی اتباع کی توفیق

عطا فرمائے۔ ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا لباس اچھا لگے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رہن سہن اچھا لگے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح ہمیں فائقہ پسند ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح بھوکے رہنا ہمیں پسند ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح ہمیں روزوں پر روزے پسند ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح ہمیں نماز میں قیام اور کھڑے رہنا پسند آجائے۔ اس دن میں نے اعتکاف والوں سے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے حضور اتنی لمبی نفلیں پڑھتے تھے، راتوں کو کھڑے رہتے کہ حتیٰ تو رُہمتِ قدماہ، کہ قدم مبارک ورم کر جاتے تھے۔

میں نے کہا تھا حضرت شیخ قدس سرہ کے متعلق کہ جب ۱۹۷۷ء میں تقسیم کے وقت قیامتیں ٹوٹ رہی تھیں ہندوستان کے مسلمانوں پر، اس وقت حضرت کا ایک ہی کام تھا کہ پوری پوری رات عشاء سے فجر تک نفلوں میں کھڑے روتے رہتے تھے۔

خادم نے بیان کیا کہ ہم نے اس وقت حضرت شیخ قدس سرہ کے پیروں دیکھے جو سوج کر متورم ہو کر ستون کی طرح ہو گئے تھے۔ نفلوں میں اس طرح کھڑے رہنا ہمارے لیے بھی اللہ آسان فرمادے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَيْرِ خَلْقِهٖ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ

تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا.

وَاجْعِدْ دَعْوَانَا اِنَّ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.